مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماھنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 5 | اکتوبر 2014ء | شمارہ 10

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

اسلام کے معاشرتی احکام

اور میں نمازی بن گیا!

مبارک ہو!!!

پنجابی دا "وٹ"

دینی مدارس خیر و برکت
وامن و امان و اتحاد کے مراکز

ضروری نوٹ
B لکھ کر اپنا خریداری نمبر
03326311808
پر Send کریں

سیلاب زدگان
کی امداد کا اخلاقی فریضہ

ناشر مرکز اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 5 | اکتوبر 2014ء | شمارہ 10

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر
مولانا محمد کلیم اللہ
نگران شعبہ رسائل و جرائد

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر....... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر....... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر....... سالانہ

سرکولیشن منیجر
0332-6311808
Contact Us
www.ahnafmedia.com
zarbekaleem313@gmail.com

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

سیلاب زدگان کی امداد کا اخلاقی فریضہ 5

......اداریہ

اسلام کے معاشرتی احکام............................... 7

......مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

مبارک ہو !!! 12

......مولانا امان اللہ حنفی

اور میں نمازی بن گیا! 16

...... مفتی محمد معاویہ اسماعیل

رقم کی واپسی............................... 21

......بنت مولانا عبدالقدوس

دینی مدارس خیروبرکت وامن وامان واتحاد کے مراکز 24

......قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

پنجابی دا" وٹ" 30

......ابو بکر جتوئی

حدیث جبرائیل علیہ السلام............................... ... 33

......ترتیب: مفتی شبیر احمد حنفی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ..................... 56

......حافظ سمیع اللہ طاہر

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

"وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ" الآیۃ۔ (سورۃ حج:34)

ترجمہ: ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ چوپائیوں کے مخصوص جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائے۔

تفسیر: قربانی کا عمل اگرچہ ہر امت میں جاری رہا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصی اہمیت اختیار کر گیا، اسی وجہ سے اسے "سنتِ ابراہیمی" کہا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محض خدا کی رضامندی کے لیے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کیلئے پیش کیا تھا۔ اسی عمل کی یاد میں ہر سال مسلمان قربانیاں کرتے ہیں۔ اس قربانی سے ایک اطاعت شعار مسلمان کو یہ سبق ملتا ہے کہ وہ رب کی فرمانبرداری اور اطاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے اور مال ومتاع کی محبت کو چھوڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرے۔ نیز قربانی کرتے وقت یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہئے کہ قربانی کی طرح دیگر تمام عبادات میں مقصود رضاء الٰہی رہے، غیر کے لیے عبادت کا شائبہ تک دل میں نہ رہے۔ گویا مسلمان کی زندگی اس آیت کی عملی تفسیر بن جائے:

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

(سورۃ انعام:162)

ترجمہ: میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا، سب اللہ کی رضا مندی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتکلم۔

(متفق علیہ)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے سینے کے وسوسے کو معاف کر دیا ہے جب تک اس پر عمل نہ کریں یا منہ سے نہ کہیں۔

تشریح:

یہ قاعدہ ہے کہ جہاں دولت ہو چور وہیں نقب لگاتا ہے۔ مومن کے لیے ایمان سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں اور شیطان سے بڑھ کر اور کوئی اس دولت کا دشمن نہیں ہے۔ اس لیے مومن کے دل میں ایمان اور اسلام کے خلاف وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پھر انہوں نے سوال کیا کہ ہمارے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کا ظاہر کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کیا واقعی ایسے خیالات آتے ہیں؟

انہوں نے عرض کی: جی ہاں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (یعنی ایسے خیالات کا برا سمجھنا) صریح ایمان ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں کو برا سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

www.ahnafmedia.com

سیلاب زدگان کی امداد کا اخلاقی فریضہ

✍......اداریہ

ایک بار پھر خدا کی ناراضگی نے سیلاب کا روپ دھار لیا ہے۔ دریاؤں کی موجیں پھر بپھر پڑی ہیں۔ سیلاب زدہ علاقوں میں لوگوں کی فصلات، مویشی، غلہ اناج اجڑ گئے ہیں۔ بعض دیہی علاقوں میں لوگوں کا نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ زراعت پیشہ طبقے کو بہت بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

بنیادی ضروریات زندگی ختم ہو رہی ہیں۔ لوگ امداد کے منتظر ہمارے راہ تک رہے ہیں۔ بعض رفاہی تنظیمیں اپنی وسعت کے مطابق سیلاب زدگان کو امدادی سامان مہیا کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کے مکان گر گئے، رہنے کے لیے کچھ نہیں، کھانے کے لیے کچھ نہیں انہیں مکان، لباس اور خوراک پہنچائی جا رہی ہے۔

افسوس صد افسوس! کہ اس نازک موقع پر بھی امداد کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چمکائی جا رہی ہے۔ ریلیف فنڈ کو مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کیا جا رہا ہے۔ نادار اور مفلس لوگوں کی غربت کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ دو طرح کے لوگ امداد کی آڑ میں سامنے آ رہے ہیں۔

مذہبی......... یہ گروہ مختلف علاقوں میں سیلاب زدگان کے لیے مختلف ناموں سے فنڈ زا کٹھا کرتے ہیں اور سیلاب زدگان کو خیمے اور راشن وغیرہ کے ساتھ ساتھ اپنا مسلکی لٹریچر بھی دیتے ہیں۔ جس میں اسلامی احکامات کے دلنشین عنوانات کے تحت اسلاف بیزاری کا سبق لکھا ہوا ہوتا ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں کے متاثرین سیلاب سے تو بچ گئے ہیں لیکن گمراہی کے سمندر میں ضرور ڈوب جائیں گے۔

سیاسی.............. یہ گروہ سیاست سے ماوراء ہو کر انسانیت کی خدمت کرنے

www.ahnafmedia.com

کے بجائے اپنی حریف جماعتوں کو نیچا دکھانے میں مصروف عمل ہیں۔پانی میں کھڑے ہو کر اپنی تصاویر اتروا کر اپنا" فرض منصبی "پورا کر رہے ہیں۔

ملک میں آنے والے سیلاب کے نتیجے میں بعض غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق دو سو سے زائد افراد اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ہزاروں خاندان بے سروسامانی کی حالت میں کھلے آسمان تلے شب و روز گزار رہے ہیں ۔فقر وفاقہ اور تنگدستی سے لاچار مرد وزن، معمر خواتین اور سن رسیدہ بزرگ، دودھ کے لئے بلکتے ننھے معصوم بچے اس آفت کے ٹلنے کے انتظار کر رہے ہیں۔

جوں جوں وقت گزر رہا ہے عوام مایوسی کی تصویر بنے جارہے ہیں۔ ہمیں بے حسی چھوڑ کر حالات کا نزاکت کا احساس کرنا ہو گا اور ایثار کا مظاہرہ کر کے دیانتداری سے اپنے بے کس بہنوں اور بھائیوں کا ساتھ دینا ہو گا۔

ایک طرف سیلابی ریلوں نے ملک کو ڈبو رکھا تو دوسری طرف بعض منچلوں کے دھرنوں نے ملکی معیشت کو ڈبو رکھا ہے دونوں خدا کے عذاب کی صورت میں جلوہ گر ہیں۔ ایسے حالات میں رجوع الی اللہ کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے اور اس بات کی بھی کہ نیک نیتی سے اپنے سیلاب زدہ بھائیوں تک لباس، خوراک، خیمے، ادویات اور ہر طرح کے راشن کو بہم پہنچایا جائے۔بے کسوں کی سسکیاں کانوں میں گونج رہی ہیں۔ ہم نے اپنے بھائیوں کی اس مشکل گھڑی میں دلا کھول کر خدمت کرنی ہے۔ ان کے تباہ شدہ مال اور نظام زندگی کو دوبارہ بحال کرنا ہے۔ دکھ اور مصیبت کی اس گھڑی میں ہم سب اپنے بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی مصیبتوں کو ختم فرمائے اور ملک پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

www.ahnafmedia.com

اسلام کے معاشرتی احکام

…… مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

دین اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں تمام مخلوقات کے حقوق آپ کو ملیں گے اور حقوق مسلم کی بھی کثرت سے روایات ملتی ہیں آیئے آپ کو نبی پاک ﷺ کے دربار میں لے چلتے ہیں اوراحادیث کی روشنی میں حقوق مسلم کو بیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مسلمان کے مسلمان پر حقوق:

حضرت علیؓ سے رویت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایاایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

جب ملاقات ہوتواس کوسلام کرے ،جب دعوت دے تواس کی دعوت قبول کرے،جب اسے چھینک آئے تواس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے،جب بیمار ہوتواس کی عیادت کرے ،جب انتقال کرجائے تواس کے جنازہ کے ساتھ جائے اوراس کے لیے وہی پسند کرے جواپنے لیے پسند کرتاہے(ابن ماجہ)

محبت پیداکرنے والاعمل:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک مؤمن نہ ہوجاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہوجائے)اورتم اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔کیامیں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیداہوجائے ؟(اوروہ یہ ہے)سلام کوآپس میں خوب پھیلاؤ۔

www.ahnafmedia.com

خدا کے قرب کا حصول:

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(ابوداؤد)

گھر میں داخل ہونے کا اصول:

حضرت عطا بن یسارؒ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا، میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔

اس شخص نے عرض کیا، میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لیے بار بار جانا ہوتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہنہ حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔

مہمان کا اکرام:

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی: ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھلانا بے مروتی میں داخل نہیں۔ (مسند احمد)

www.ahnafmedia.com

بیمار کی تیمارداری اور جہنم سے آزادی:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجروثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کردیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا:ابوحمزہ!خریف کسے کہتے ہیں ؟فرمایا:سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور کردیا جاتا ہے(ابوداؤد)

پیارے رسول کی پیاری وصیت:

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتاہوں اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتاہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی عزت کرے،ان کے چھوٹوں پر رحم کرے،ان کے علماء کی عزت کرے،ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کردے،ان کو ایسانہ ڈرائے کہ ان کو کافر بنادے،ان کو خصی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کردے اوراپنادروازہ ان کی فریاد کے لیے بند نہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھاجائیں یعنی ظلم عام ہوجائے(بیہقی)

سفید بالوں کا کمال:

حضرت ابوہریرہؓ سے رایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اکھیڑاکرو۔کیونکہ یہ قیامت کے دن نورکا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھاہوتاہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتاہے تواس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے،ایک گناہ معاف کردیاجاتاہے اورایک

www.ahnafmedia.com

درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔(ابن حبان)

مظلوم کی مدد کر:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔
(بخاری)

گناہگار جنت میں:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گناہگار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا کہ گناہ سے رک جا۔ ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا کہ باز آجا۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا خدا جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آکر) کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا معاف کرنا جو میرے قبضے میں ہے کیا تمہیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور

www.ahnafmedia.com

گناہگار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت سے جنت میں چلا جا (اس لیے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ (ابوداؤد)

میت کے عیوب کو چھپانا:

حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب ہو تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔

مثل المؤمنین، کمثل الجسد:

حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایکدوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی مرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں (مسلم)

ہدیہ دیا کرو:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رنجش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ) کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی

www.ahnafmedia.com

مبارک ہو!!!

✍......مولانا امان اللہ حنفی

ذیشان اور مریم ایک محلے میں رہنے کی وجہ سے اکٹھے کھیلتا کرتے تھے۔ جوں جوں دن گذرتے گئے دونوں کی عمر میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر ایک دن وہ بھی آیا کہ جب ذیشان کی والدہ نے ذیشان سے پوچھا: بیٹا! آپ کی شادی کرنی ہے اگر آپ کی کوئی پسند ہے تو بتا دو! چہ جائیکہ ہم اپنی مرضی سے کر دیں اور وہ آپ کو پسند نہ آئے تو۔ ذیشان نے فوراً ہی مریم کا نام لے دیا۔

ذیشان کی ماں یہ انتخاب سنتے ہی بہت خوش ہوئی کیونکہ مریم کو وہ اس کے بچپن سے ہی جانتی تھی اور مریم کی شرافت اور معصومیت کی وجہ سے اس پر پیار بھی بہت آتا تھا۔ تو وہ ذیشان کی بات سن کر بہت خوش ہوئی۔

شام کو جب ذیشان کے ابو کام سے گھر واپس آئے تو فاطمہ (ذیشان کی ماں) نے ان کو ساری بات بتادی تو دونوں بہت خوش ہوئے اور رات کو کھانا کھانے کے بعد مریم کے گھر جانے کا ارادہ کیا کہ مریم کے والدین سے مریم اور ذیشان کی بات کرتے ہیں۔ جب یہ رات کو مریم کے والدین سے ملے اور ان کی شادی کی بات کی تو انہوں نے بھی فوراً حامی بھر لی کیونکہ ذیشان کا گھرانہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔

خیر سے شادی کی تیاریاں دونوں طرف سے شروع ہو گئیں اور دن اور تاریخ مقرر کر دی گئی۔ پھر وہ دن بھی آگیا مریم نے دلہن بن کر ذیشان کے گھر جانا تھا۔ اور ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کے بعد ہر طرف خوشی ہی خوشی محسوس کی جارہی تھی گھر کا ہر فرد

www.ahnafmedia.com

مریم اور ذیشان کی جوڑی سے بہت خوش تھا اور ان دونوں کو خوش اور آپس کی محبت دیکھ کر ہر شخص کے منہ سے یہی نکلتا تھا کہ کتنی اچھی جوڑی بنائی ہے اللہ نے۔

گھر میں پیار محبت کا ماحول بنا ہوا تھا۔ محلے سے عورتیں آتیں اور مریم اور ذیشان کو خوش دیکھ کر ان کی تعریف کرتی نہیں تھکتی تھیں کیونکہ یہ مریم کو شروع سے جانتی تھیں اسی محلے میں رہنے کی وجہ سے۔

پھر وہ دن قریب آگئے جب اللہ نے مریم کی گود کو ہرا کرنا تھا۔ جب فاطمہ کو اس بات کا پتہ چلا تو ہر طرف تیاریاں شروع ہو گئی کہ ذیشان کے گھر بیٹا پیدا ہو گا۔ فاطمہ ہر وقت بیٹے کی رٹ لگائے رکھتی اور اس کے لئے لنگوٹ اور ریڈی میٹ سوٹ بھی لائے جانے لگے اور گھر میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی گھر کا فرد بیٹی کا نام نہ لے گا۔ اگر مجھے چاہیے تو صرف بیٹا چاہیے اور بیٹا ہی ہو گا۔

اگر کوئی غلطی سے کہہ دیتا کہ صرف بیٹے کی ہی تیاریاں نہ کرو انسانیت کی اولاد میں اللہ نے لڑکا، لڑکی دونوں کو رکھا ہے۔ یا کہہ دیتا کہ بیٹی بھی تو ہو سکتی ہے۔

تو اس کہنے والے کی شامت آجاتی اور گھر کا ماحول ایسا ہو جاتا کہ قیامت سے پہلے قیامت ٹوٹ پڑی جب معاملہ ٹھنڈا ہونے لگتا تو ساس اپنی اس بہو کو جسے بہت لاڈ اور پیار سے بیٹی بنا کر گھر لاتی تھی اس کی طرف انگلی اٹھا کر وارننگ کے انداز میں کہتی: اے لڑکی! تو بھی سن لے مجھے اگر چاہیے تو بیٹا چاہیے اور بس بیٹا۔ گویا بیٹی یا بچی کا نام گھر میں لینا جرم بن چکا تھا۔

مریم کی طبعیت خراب ہونے لگی تھی ہر وقت ایک بات سنتی اور پھر سوچتی کہ اگر اللہ نے اس کے علاوہ لڑکی دے دی تو میرا کیا بنے گا؟؟ کیونکہ اس سے محبت کرنے والا ذیشان بھی ہر وقت یہی رٹ لگائے رکھتا تھا کہ بس مجھے بیٹا چاہیے۔

مریم سوچتی رہتی اچھے خاصے دیندار لوگ ہیں اور جاہلوں والی باتیں کرتے

www.ahnafmedia.com

ہیں نہ جانے ان کی وہ دینداری کہاں چلی گئی ہے جس کے لوگ گُن گاتے ہیں؟؟؟

محلے والے تو حاجن کہہ کر پکارتے ہیں پتہ نہیں وہ حج کس طرح کر لیا کس طرح اسلام کے رکن کے لیے اپنی دولت کو خرچ کر بیٹھی اس حج کا کیا فائدہ جو اللہ کی تقدیر پر راضی نہ ہو۔

مریم یہ باتیں ہر وقت سوچتی رہتی اگر اتنا ہی بیٹے کا شوق ہے تو اللہ سے دعا مانگو۔ اللہ سے دعا مانگنا نہیں ہے اور میرے گلے میں طوق دے رکھا ہے۔ مریم جب بھی یہ باتیں اور وہ محبت سوچتی جو شروع کے دنوں میں اسے بیٹی کہا جاتا تھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی۔

خیر! سے وہ دن آگیا جس دن کا انتظار تھا............ مریم کی طبعیت خراب ہوئی اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ نرس نے باہر آکر بینچ پر بیٹھے ذیشان اور فاطمہ کو کہا آپ کو مبارک ہو۔۔۔۔۔ اتنا سننا تھا کہ ماں بیٹا دونوں ہی خوشی سے اچھل پڑے۔

اس کے ساتھ ہی نرس کے اگلے الفاظ تھے اللہ نے آپ کو پیاری سی بچی دی ہے اور جس جوڑے کے ہاں پہلی اولاد بچی ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوڑے کے بارے میں بڑی بشارت دی ہے۔

بس یہ الفاظ سننا تھے ماں اور بیٹا دونوں مرجھا کر رہ گئے ۔ جیسے بہت محنت سے انہوں نے ایک عالی شان مکان تعمیر کیا ہو اور جیسے ہی کام سے فارغ ہوں اور مکان دھڑام سے نیچے آلگے اور ملبے کا ڈھیر بن چکا ہو۔

دونوں ماں بیٹے پر جیسے سکتہ طاری ہو چکا ہو۔ کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد ذیشان نے سہارا دے کر ماں کو اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر چلے گئے۔

مریم کی بری حالت ہو رہی تھی اور رونے کے سوا وہ کر بھی کیا سکتی تھی جس ساس اور خاوند کے ساتھ وہ ہاسپٹل آئی تھی وہ واپس جا چکے تھے اب تک کوئی اس کو

www.ahnafmedia.com

ملنے اور تسلی دینے والا نہیں آیا تھا، مریم سوچ رہی تھی کہ اس میں میرا کیا قصور ہے ؟ یہاں اللہ کی مرضی چلتی ہے۔

وہ یہ باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ ذیشان کے والد صاحب آئے اور انہوں نے نرسوں کی مدد سے مریم کو گاڑی میں بٹھایا اور گھر لے گئے۔ جیسے ہی مریم گھر میں داخل ہوئی ذیشان کی نظر مریم پر پڑی تو اس نے اپنے چہرے کو دوسری طرف پھیرتے ہوئے زور سے کہا:

میرے پاس چلی جاؤ!! میں تیرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ میں تجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتا میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔

ذیشان نے یہ الفاظ اس طرح بولے کہ اب ان میں جدائی یقینی بن چکی تھی اور دونوں میں جدائی ہو گئی۔ مریم کو اپنے گھر جانا پڑا پھر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ذیشان نے دوسری شادی کرلی پھر کچھ سالوں بعد ذیشان کے دوست نے ذیشان کی کھانے پر دعوت کی کھانے دوران ایک بچہ گھٹنوں کے بل چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا

ذیشان نے بچے کو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا اور سوچ رہا تھا کاش میرا بھی اس طرح کا بیٹا ہوتا اس نے بچے کو گود میں بٹھا کر اسے پیار دینا شروع کر دیا، پھر دوست سے پوچھنے لگا آپ کی شادی کب ہوئی ؟

اس کے دوست نے بتایا۔ ذیشان بھائی! آپ کے محلے میں ایک لڑکی تھی جو بہت خوبصورت تھی اور شریف بھی بہت تھی اور اس کے خاوند نے اس کو اس بات پر طلاق دے دی تھی کہ اس کی پہلی اولاد بیٹی ہوئی اور میں نے اس سے شادی کرلی اللہ نے مجھے یہ پیارا سا بیٹا دیا۔ ذیشان نے یہ بات سنی اور رو پڑا کیونکہ اس کو سمجھ میں آگیا تھا کہ یہ اس مریم کی بات کر رہا ہے جس کو اس نے طلاق دی۔ اسی دوران ذیشان کے موبائل پر کال آئی، اور اطلاع دی گئی کہ آپ کی بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ مبارک ہو!!!

www.ahnafmedia.com

اور میں نمازی بن گیا!

✍...... مفتی محمد معاویہ اسماعیل، مان کوٹ

میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا میں معذرت خواہ ہوں کسی اور کو بلالیں

اس آواز نے جنازے کیلئے صف باندھے کھڑے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرلیا، سب حیران وپریشان کہ یکدم ان کو کیا ہوگیا؟ یہ شخص اور ایسی بات کر رہا ہے؟ کسی کو یقین ہی نہ آرہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جس کا شمار کھاتے پیتے گھرانوں میں ہوتا تھا ہمارا گھر پوش علاقے میں تھا کسی چیز کی کمی نہ تھی ہماری صبح اکثر دس بجے کے بعد ہوا کرتی تھی اور ہم کبھی رات کو ایک بجے سے پہلے نہیں سوئے تھے ہلا گلا کی عادت تھی ماما پاپا کو پارٹیز سے فرصت نہیں تھی تو میرے دوسرے بہن بھائی اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کئی اضافی مصروفیات میں مصروف تھے۔

غرض ہر ایک اپنے آپ میں مگن تھا کسی کو کسی کی پرواہ نہ تھی، البتہ ہم اپنی حیثیت جتانے اور ناک بچانے کیلئے رشتہ داروں یا محلہ والوں کی فوتگی میں شرکت کرلیا کرتے تھے میت والوں سے یہ ہمدردی بھی بس صرف زبانی یا جنازہ میں شرکت کی حد تک ہی ہوتی تھی، اس کے سوا کچھ نہیں گویا ہم بس نام کے مسلمان تھے۔

ہماری کالونی میں ایک بہت بڑے عالم رہا کرتے تھے جن کی عمر یہی کوئی ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی ان کا نام فیض الدین تھا۔

وہ شہر کی جامع مسجد میں امام تھے انتہائی نیک شخص تھے شہر کا ہر فرد ان کی قدر کیا کرتا تھا وہ انتہائی اعلی درجہ کے متقی اور پرہیزگار تھے لوگ ان سے ہاتھ ملانے

www.ahnafmedia.com

کوسعادت سمجھتے تھے ان سے دعا کروانے کیلئے جایا کرتے تھے وہ اکثر لوگوں کو نیکی کے کاموں کی تلقین کیا کرتے مگر لوگ بس دعا کروانے کو ہی کافی سمجھتے تھے وہ کالونی کی مسجد میں بھی بچوں کو صبح کے وقت قرآن پڑھایا کرتے تھے میرے والد صاحب کو بھی انہوں نے کئی بار کہا کہ اپنے بچوں کو قرآن پڑھنے کیلئے بھیجا کریں میرے والد صاحب اس وقت تو ہاں کر دیتے مگر ہمیں کہتے نہیں تھے اور والد صاحب کی مصروفیات کی وجہ سے فیض الدین صاحب کی پھر دوبارہ ان سے کئی کئی ماہ تک ملاقات ہی نہ ہوتی تھی

وقت گزرتا رہا اور میں تعلیم کے مراحل طے کرتا ہوا بلندیوں کو چھونے لگا تعلیم سے فراغت کے متصل بعد ہی مجھے ایک غیر ملکی کمپنی کے ذریعے امریکہ میں جاب مل گئی اور میں امریکہ چلا گیا وہاں جا کر تو گویا میں بے دین ہی بن گیا میرے کسی انداز سے یہ نہیں لگتا تھا کہ میں مسلمان ہوں۔

تین سال کے بعد میں چند دن کی چھٹی پر گھر آیا میں شام کے وقت گھر پہنچا تھا اسی وقت مسجد میں اعلان ہوا کہ روشن صاحب کا انتقال ہو گیا ہے روشن صاحب ہمارے شہر ہی نہیں بلکہ میری معلومات کے مطابق ضلع بھر میں سب سے امیر ترین شخصیت تھے۔

ان کی امارت کا یہ حال تھا کہ خود بھی ان کو اس کا حساب معلوم نہ تھا ان کی کئی ملکوں میں ملیں اور فیکٹریاں تھیں اور ان میں نخوت ایسی بھری ہوئی تھی کہ وہ غریب تو کیا بڑے بڑے امیر لوگوں تک کو بھی منہ نہیں لگاتے تھے۔

میرے پاپا ان کے گہرے دوست تھے اگر وہ بھی ان سے ملنا چاہتے تو کئی کئی ہفتے تک ان کو ٹائم نہ ملتا پھر جب ملاقات ہوتی تو وہ بھی چند منٹ کیا اور میرے پاپا اس چند منٹ کی ملاقات پر بھی پھولے نہ سماتے تھے۔

اور وہ کنجوس اتنے تھے کہ انہوں نے اپنے گھر سے بھی پہلے ایک بڑا سا بورڈ

www.ahnafmedia.com

لکھ کر لگوایا ہوا تھا جس پر لکھا تھا کہ "اس طرف کوئی مانگنے والا نہ آئے ورنہ اس کو سخت سزا دی جائے گی" ان کے ڈر کے مارے ہماری پوری کالونی میں کوئی مانگنے والا آتا ہی نہ تھا جس کہ وجہ سے ہماری کالونی کے لوگ بھی آہستہ آہستہ کنجوس مشہور ہو گئے۔

روشن صاحب کا جنازہ اگلے دن دس بجے تھا میرے پاپا اور بھائی ان کے بیٹوں کو خوش کرنے کیلئے بڑھ چڑھ کر جنازے کے انتظامات میں حصہ لے رہے تھے انہوں نے میری تھکاوٹ کی پرواکیے بغیر مجھے بھی اپنے ساتھ کام میں لگایا ہوا تھا آخر خدا خدا کر کے جنازہ کا وقت ہو گیا ان کی میت باہر لے جائی گئی ان کے بیٹے بھی انہی جیسے نکلے تھے متکبر نک چڑے سے۔

وہ گاڑیوں میں جنازہ گاہ کی طرف گئے محلے والوں نے ان کی چارپائی اٹھائی ہوئی تھی ان کے جنازے میں محلے والے بھی شرکت نہ کرتے مگر ان کے بیٹوں کے ڈر سے سب محلے والے ان کے جنازے میں شریک ہوئے تھے ان سے تعلق رکھنے والے لوگ عین جنازے کے وقت پر بڑی بڑی گاڑیوں میں آئے تھے اور جنازے کے بعد یہ جاوہ جا۔

جنازہ بڑے گراؤنڈ میں رکھا گیا تھا تھوڑی دیر تک لوگ آکر ان کا چہرہ دیکھتے رہے دنیا میں وہ جان بوجھ کر لوگوں سے منہ ٹیڑھا رکھتے تھے مرنے کے بعد خدا نے ان کا منہ ٹیڑھا کر دیا تھا میں پہلی صف میں کھڑا ہوا تھا کیونکہ پاپا کا سختی سے حکم تھا:

"جمیل! تم نے جنازہ کے ساتھ رہنا ہے اور قبرستان تک چارپائی بھی اٹھوا کر لے جانی ہے۔"

شاید وہ کسی طرح اندازہ لگا چکے تھے میں جنازہ پڑھ کر کھسکنا چاہتا تھا تاکہ آرام کر سکوں جنازہ کیلئے مولانا فیض الدین صاحب تشریف لائے محلے کی پہلی فوتگیوں کے جنازے بھی وہی پڑھاتے تھے بلکہ ان کے تقوی کو دیکھتے ہوئے دوسرے علاقوں

www.ahnafmedia.com

کے لوگ وصیت کرتے تھے کہ ہمارا جنازہ فیض الدین صاحب ہی پڑھائیں۔

فیض الدین صاحب جنازے کیلئے چارپائی کے پاس آئے دو چار باتیں کیں جنازہ پڑھنے والوں کو موت کے بارے میں بتایا مرنے کے بعد حساب و کتاب اور موت کی تیاری کے بارے میں بتایا اور پھر اجازت لے کر جنازہ شروع کرنے ہی لگے تھے کہ نجانے ان کے دل میں کیا بات آئی؟

انہوں نے ان کے بڑے بیٹے انور کو اپنے قریب بلایا اور آہستہ آواز میں اس سے کچھ پوچھا جس کو تو میں نہ سن سکا البتہ میں نے انور کو انکار میں سر ہلاتے ہوئے دیکھا پھر انہوں نے ان کے دوسرے بیٹے کو بلایا اسی طرح ایک ایک کر کے ان کے چاروں بیٹوں کو بلایا مگر سب نے انکار میں سر ہلایا۔

اب سب لوگ پریشان تھے کہ مولانا صاحب کو اچانک جنازہ پڑھاتے پڑھاتے کیا بات سوجھی؟

جو وہ جنازہ میں تاخیر کر رہے ہیں پھر انہوں نے علاقہ کے کئی معززین اور بڑی عمر کے لوگوں کو بلا کر ان سے بھی کوئی سوال کیا مگر ان سب کا جواب بھی نفی میں تھا اب مجمعے میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں لوگ آپس میں تبصرے کرنے لگے کہ کیا بات ہو سکتی ہے ہر ایک اندازے لگا رہا تھا کچھ لوگ آگے ہو کر سننے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

آخر فیض الدین صاحب نے تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آپ سب محلے والے بھی موجود ہیں اور باہر سے آئے ہوئے مہمان بھی میرا آپ سب سے یہ سوال ہے کہ کیا آپ میں سے کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ

روشن صاحب نے زندگی میں کبھی کوئی نماز پڑھی ہو؟ سب چپ پھر وہ بولے جمعہ کی؟ یا عید کی؟ کوئی ایک نماز؟

www.ahnafmedia.com

اب ہر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا کچھ لوگ بات سمجھ گئے اور کچھ نہ سمجھ سکے آپس میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔

آخر کار مولانا صاحب کی آواز نے سب کو خاموش کرا دیا: بھئی! میری معلومات کے مطابق روشن صاحب نے زندگی بھر ایک نماز بھی نہیں پڑھی لہذا میں ان کا جنازہ پڑھانے سے قاصر ہوں۔ میں ان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا اور نہ ہی ان کے جنازے میں شرکت کروں گا۔ برائے مہربانی کسی اور کو بلالیں وہ ان کا جنازہ پڑھائیں گے۔ میں نہیں پڑھاتا۔

ان کا یہ کہنا تھا کہ ہر طرف سراسیمگی اور خوف سا پھیل گیا ہر ایک دوسرے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکنے لگا مجھے بھی ایسے لگا کہ یہ روشن صاحب کا جنازہ نہیں میرا جنازہ پڑا ہوا اور مولانا صاحب میرے بارے میں لوگوں کو کہہ رہے ہیں۔

میرے ضمیر سے آواز آئی کہ تو بھی روشن صاحب کی طرح دولت کی چکا چوند روشنی میں کھو چکا کر اپنے رب کو بھلا چکا ہے۔

ہاں میں نے بھی آج تک زندگی بھر ایک نماز بھی نہ پڑھی تھی مجھے تو کسی نماز کی رکعتوں تک کا علم نہ تھا۔

جیسے جیسے میں سوچتا جا رہا تھا میرے جسم پر ایک انجانے خوف سے کپکپی سی طاری ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر میں نے

ایک دم پختہ عزم کر لیا

نماز نہ چھوڑنے کا عزم

پکا نمازی بننے کا عزم

قضاء شدہ نمازوں کو لوٹانے کا عزم۔

www.ahnafmedia.com

رقم کی واپسی

......بنت مولانا عبد القدوس، احمد پور سیال

آپ کو کیا ہے؟ میں نے کتنی بار روکا ہے کہ ان جاہل لوگوں سے مت تعلق رکھا کرو۔ اونچے لوگوں سے تعلق ختم کر دیا ہے اور ان جاہل اور بے وقوفوں سے تعلق رکھا ہوا ہے۔ مقدس بیگم سرور خواجہ پر برس رہی تھی۔

مقدس بیگم؛ سرور خواجہ کو کسی نچلے طبقے والے لوگوں کے ساتھ دیکھتی تو غصے کی آگ میں جلتی رہتی تھی، ان کا خیال تھا کہ یہ آس پاس کے غریب لوگ ہم پر بوجھ ہیں جب کہ سرور خواجہ ہمیشہ مقدس بیگم کو سمجھاتے تھے کہ ایسا نہ کہا کرو اللہ کو ہم پر ناراضگی آجائے گی لیکن مجال ہے جو مقدس بیگم کے کان پر جوں تک رینگے۔

سرور خواجہ ایک بڑی دکان کے مالک بہت ایماندار اور شریف آدمی تھے، خدمتِ خلق کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، حلال روزی کماتے، ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھتے، ان کے گھر کے پاس ایک غریب شخص "محمود" کا گھر تھا۔

گھر کیا............ چھوٹی سی جھونپڑی تھی، ان کے گھر میں ضرورت کی ہی چیزیں موجود تھیں، سرور خواجہ روزانہ اس کے گھر تھوڑی سی نقدی اور کھانے پینے کی چند اشیاء دے آتے تھے، اس بات کی خبر مقدس بیگم کو نہ تھی ورنہ سرور خواجہ کو بہت باتیں سناتیں۔

سرور خواجہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا دیا تھا، سرور خواجہ نے ان کی تربیت اسلامی تعلیم سے شروع کی جب کہ مقدس بیگم کا خیال تھا کہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کو شہر کے سب سے بڑے اسکول میں داخل کرواؤں گی، جب مقدس بیگم کو اپنے شوہر کے خیالات کا پتہ چلا تو وہ اس نے سرور خواجہ سے لڑائی شروع کی۔ لیکن سرور خواجہ

www.ahnafmedia.com

نے مقدس بیگم کو سختی سے کہہ دیا: اگر میرے راہ میں رکاوٹ بنی تو میں ہمیشہ کے لیے اس شہر سے چلا جاؤں گا۔ چنانچہ مقدس بیگم کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور سرور خواجہ نے ننھے فہد خواجہ کو ایک دینی جامعہ میں حافظ قرآن بنانے کے لیے داخل کروادیا۔

فہد نے 10 سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کرلیا، سرور خواجہ کی خوشی قابل دید تھی مقدس بیگم بھی خوش تھی، لیکن اس نے سرور خواجہ سے کہا اب یہ حافظ قرآن آپ کی خواہش پر بن چکاہے اب میرا ارادہ ہے اسے میٹرک تک عصری تعلیم بھی حاصل کروائیں!! سرور خواجہ اس بات پر راضی ہوگئے، فہد خواجہ سکول میں جانے لگا اور اپنی کامیابی کا وہاں خوب سکہ بٹھایا، ہر کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کی دہم کلاس کے امتحان دے کر رزلٹ کا انتظار کر رہا تھا دہم کلاس بھی اس نے نمایاں پوزیشن سے پاس کرلی، فہد خواجہ بھی سرور خواجہ کے نقش قدم پر چلا اس میں بھی خدمتِ خلق کا جذبہ تھا۔

جب کہ مقدس بیگم ان دونوں سے نالاں تھیں۔ وہ چاہتی تھی کہ اونچے لوگوں سے یہ بات چیت کریں جب کہ وہ دونوں ہمیشہ مقدس بیگم کو سمجھاتے رہتے تھے لیکن مقدس بیگم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔

فہد 20 سال کا ہوچکا تھا اب وہ عالم بن رہا تھا انہی دنوں میں سرور خواجہ کی دکان کو چند لٹیروں نے اچھی طرح سے لوٹ لیا تھا سرور خواجہ بہت پریشان ہوئے، پریشانی کے عالم گھر پہنچے تو بیگم دیکھ کر پریشان ہوگئی اس نے سرور خواجہ سے بات دریافت کی تو سرور خواجہ نے سارا واقعہ بیگم کو سنادیا۔

خواجہ نے بیگم سے کہا: مجھے لگتاہے اللہ کو ہم پر ناراضگی آگئی ہے۔ فہد خواجہ رات کو گھر لوٹ کر آیا تو والدین کو پریشان دیکھ کر وجہ دریافت کی انہوں نے فہد کو سب کچھ بتادیا۔ فہد نے والدین سے کہا: آپ اللہ سے مانگیں! اللہ دے گا، انہوں نے

www.ahnafmedia.com

اللہ سے گڑگڑا کر دعا کی اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی۔

دو دن ہو گئے سرور صاحب کا رو رو کر برا حال تھا۔ ادھر محمود بھی پریشان تھا کہ آخر کیا بات ہے؟ جو سرور خواجہ دو دن سے میرے گھر نہیں آئے۔ وہ سرور خواجہ کے گھر کی طرف چل پڑا دروازہ کھٹکا کر وہ تھوڑی دیر انتظار کے لیے کھڑا ہوا لیکن جلد ہی فہد نے دروازہ کھولا اپنے سامنے محمود کو دیکھ کر سلام کیا اور اسے بیٹھک میں بیٹھنے کی دعوت دی۔ فہد اپنے والد کو بلا کر لے آیا۔ محمود نے سرور صاحب سے وجہ دریافت کی کہ دو دن سے آپ ہمارے گھر پر نہیں آئے، سرور خواجہ نے روتے ہوئے ساری بات انہیں بتادی۔ محمود نے تھوڑی دیر کے لیے گھر جانے کی اجازت مانگی اور تھوڑی ہی دیر میں واپس آیا اس کے ہاتھ میں کچھ نقدی کے نوٹ تھے جو کہ اس نے سرور خواجہ کی دی ہوئی نقدی کو سنبھال رکھا تھا، اس نے سرور خواجہ کو وہ نقدی تھمادی اور اسے دکان کی چیزیں خریدنے کو کہا۔ سرور خواجہ نے محمود سے پوچھا کہ یہ نقدی تو نے کہاں سے لی ہے؟ محمود نے صاف صاف ساری بات سرور خواجہ کو بتادی۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ محمود گھر رخصت ہو گیا۔

اس نے خواجہ کو بتایا کہ وہ بھی اب کاروبار شروع کر رہا ہے۔ حلال روزی کمائے گا، محمود نے بہت خوشی سے بتایا کہ یہ سارا آپ کی مدد اور حلال روزی کی برکت ہے۔ خواجہ بہت خوش ہوئے انہوں نے جب مقدس بیگم کو ساری بات بتائی تو وہ بہت شرمندہ ہوئی۔ سرور خواجہ نے مقدس بیگم سے کہا اگر میں ایسا نہ کرتا تو آج ہماری فاقوں تک نوبت آجاتی بیگم نے خواجہ سے معافی مانگی اور آئندہ خود بھی مخلوق کی مدد کرنے کی ٹھان لی۔

فہد خواجہ نے بھی اپنے والد سے وعدہ کیا کہ وہ بھی انسانیت کی خدمت کرے گا، سرور خواجہ کی چھوٹی سی نیکی سے اللہ نے ان کو اتنے بڑے نقصان سے بچالیا۔

www.ahnafmedia.com

دینی مدارس

خیر و برکت و امن و امان و اتحاد کے مراکز

......مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

میرے عنوان سے آپ حیران ہونگے کہ ایسی جگہ بھی اب دنیا میں ہے جہاں یہ ساری رحمتیں اور نعمتیں مل سکتی ہیں؟ آپ ذرا نظر اٹھا کر مشرق و مغرب شمال و جنوب کی طرف دیکھو ایسی جگہ دنیا میں آپ کو ایک ہی ملے گی جن کو دینی مدارس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان دینی مدارس میں مختلف اقوام، مختلف علاقوں مختلف زبانوں کے بولنے والے ایک ہی چھت تلے رہتے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے نہ کبھی علاقے کا جھگڑا نہ کبھی قوم اور نہ کبھی زبانوں کا اس لیے کہ مدارس کا آغاز تو غارِ حرا سے ہوا جہاں خود نبی کریم ﷺ وحی لینے گئے پھر دار ارقم مدرسہ بنا جہاں نبی کریم ﷺ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔

اسی دارِ ارقم کے فضلاء میں

- خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
- خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔
- استاذ اور معلم رحمت کائنات ﷺ خود ہیں، تلمیذ اور شاگرد حضرات صحابہ کرامؓ ہیں۔ وہ کتنا پیارا منظر ہوگا کہ جب نبی کریم ﷺ شاگردانِ رسول کو تعلیماتِ اسلام سے روشناس فرمارہے تھے۔

www.ahnafmedia.com

علم روشنی ہے اور جہالت اندھیرا ہے روشنی کو پھیلاؤاوراندھیرے کو مٹاؤ، علم کی روشنی دینی مدارس پھیلارہے ہیں۔علماء کرام دُکھ برداشت کر کے دنیاکوسُکھ دے رہے ہیں انہیں مدارس کی ایک کرن اصحابِ صفہ کے نام پہ مسجد نبوی میں قائم ہوئی یہ دنیاکی پہلی اسلامی یونیورسٹی ہے اسی سے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ یاایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کم وبیش تعلیم حاصل کر کے نکلے پوری دنیاپہ چھاگئے اور علم کی روشنی پھیلاگئے دینی مدارس کواس وقت بھی مٹانے کی کوشش کی گئ اور یہ سلسلہ سواچودہ صدیوں سے چلا آرہاہے آج بھی لاتعداد لوگ اپنی اپنی سوچ کے مطابق دینی مدارس کے خلاف بیانات داغتے رہتے ہیں ایک نیابیان انقلاب مارچ میں اعلان کرتے ہوئے کیاگیا۔

2014 کے انقلاب مارچ میں داعی انقلاب مارچ نے دوانتہائی خطرناک اعلان کیے ایک تو یہ کہ میں نے بچپن میں تعلیم عیسائی سکولوں سے حاصل کی ہے مادر علمی عیسائی ادارے ہیں۔توبہ توبہ۔۔۔کتناخطرناک بیان ہے۔

دوسرااعلان یہ کیاگیاکہ میں دینی مدارس کوختم کروں گاسیکولرازم کانظام لاناچاہتاہوں۔

اللہ پاک اکابروفاق المدارس العربیہ کوجزاء خیرعطافرمائے کہ دوسرے دن ان کے متفقہ بیانات اخبارات میں لگے جس میں انہوں نے کہاکہ دینی مدارس کوختم کرنے والے خودختم ہوجائیں گے اوردینی مدارس قیامت تک قائم رہیں گے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ ان مدارس میں معصوم بچے رب کانام لیتے ہیں ان کی اس حرکت سے رب کا عذاب ٹلاہواہے۔دارِارقم کے خلاف کیسے جال تنے گئے رب نے جالوں سمیت جال والوں کوتباہ کردیاجوبھی مدارس کااورمدارس والوں کادشمن ہوگااس کاانجام برا اور عبرتناک ہوگا۔

www.ahnafmedia.com

کہا گیا ہے کہ درویش کی گودڑی اور جھونپڑی پر پتھر نہ مارو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے محل جلادے گا۔

ایک بدنصیب نے جامعہ حفصہ کی معصوم بچیوں کو ذبح کیا اس کے بعد امن وامان تباہ ہو گیا۔ جس کا سہارا کوئی نہ ہو اس کا سہارا اللہ ہوا کرتا ہے۔ طلباء وطالبات مدارس میں قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کر کے پوری امت کی رہنمائی کرتے ہیں ۔

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ مدارس عربیہ کی خاص اہمیت پر فرماتے ہیں جوں جوں آزادی اور الحاد وبے دینی پھیلتی جاتی ہے اسی طرح میرے خیال میں مدارسِ دینیہ کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے یہ من جانب اللہ ہے کہ مجھے مدرسہ دیوبند سے ایسی محبت اور تعلق بڑھ گیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا نہ تھا اسی طرح دوسرے مدارس دینیہ کی بھی اہمیت دل میں بڑھ گئی ہے یہاں تک کہ فنون عقلیہ منطق، فلسفہ، ریاضی وغیرہ جو ان مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں ان کو بھی مفید اور ضروری سمجھنے لگا کیونکہ موجودہ دہریت اور سائنس پرستی کا علاج اس کے سوا نہیں کہ علماء خود ان فنون سے واقف ہوں تاکہ تعلیم یافتہ لوگوں کے شبہات کا جواب ان کی نفسیات کے مطابق دے سکیں اور ان کی نظروں میں کم حیثیت نہ سمجھے جائیں یہ فنون خود کوئی دین نہیں مگر ان سے دین کی خدمت بھی لی جاسکتی ہے۔

دینی مدارس کا سب سے پہلا دشمن شیطان ہے اسلام کے باغات دینی مدارس اور اسلام کی چھاؤنی دینی مدارس، اسلام کے قلعے دینی مدارس، اسلام کی بہاریں دینی مدارس ہیں۔

تین چیزوں کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل ہو گا۔ راستی، علم اور عمل۔ علم ہو گا تو عمل ہو گا عمل ہو گا تو راستی آئے گی راستی آئی گی تو جنت میں پہنچائے گی۔ شیطان علم کا دشمن ہے، علم کی فضیلت اور اہمیت پر ایک بہت ہی دلچسپ اور سبق آموز واقعہ

www.ahnafmedia.com

نقل کرتے ہیں۔

ایک روز شیطان کے جملہ چیلے اس کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے اپنے کارہائے نمایاں بیان کرنے لگے کسی نے کہا کہ میں نے دو دلی دوستوں کو جدا کر دیا، ایک نے کہا میں نے میاں بیوی کا جھگڑا ڈال دیا تیسرے نے کہا میں نے ایک شخص کو شراب کی عادت ڈال کر تباہ و برباد کر دیا، کسی نے بیٹے کو باپ سے منحرف کر دیا غرضیکہ ہر ایک چیلے نے اپنی اپنی کارگزاری بیان کر لی لیکن شیطان اپنے اس چیلے سے بہت خوش ہوا جس نے ایک طالبعلم کو مدرسہ جانے سے بھٹکا دیا۔ شیطان کے دوسرے چیلوں کو رنج ہوا کہ ہم نے ایسے بڑے بڑے کام کیے تھے لیکن اس کی کوئی قدر نہیں کی گئی ان سبوں نے بگڑ کر شیطان سے شکایت کی کہ یہ انعام اور سرفرازی عدل وانصاف کے خلاف ہے آخر اس نے ایسا کون سا بڑا کام کیا ہے؟

شیطان نے کہا کہ تم لوگوں میں سمجھ کی کمی ہے اگر یہ شخص اس ہونہار کو مدرسہ جانے سے نہ روکتا تو وہ پڑھ لکھ کر اس قابل ہو جاتا کہ پھر ہمارے مکر و دھوکہ میں نہ آسکتا۔ جو علم سے باخبر ہو گا وہ جان بوجھ کر دھوکے میں کیوں آئے گا جاہل کو آسانی سے دغا دی جاسکتی ہے اگر تم کو اس پر یقین نہ ہو تو میرے ساتھ لو اور ثبوت دیکھ لو۔

شیطان اپنے چیلوں سمیت ایک جاہل پیر کے دربار میں جا نکلا اور ایک ایسے پرہیز گار مرشد کی طرف گیا جو عرصہ سے حرص و ہوس اور تعلقات دنیا کو چھوڑ کر ایک پہاڑی گفت میں قیام پذیر تھا اور دور کی مخلوق اس کی ریاضت اور پرہیز گاری کی شہرت سن کر اس کی خدمت میں حاضری دیتی تھی وہ دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا اور رات بھر عبادت کرتا ان تمام خوبیوں کے باوجود اس میں علم کی کمی تھی۔

شیطان نے اپنے چیلوں سے کہا کہ دیکھو اس کم علم زاہد کو میں کس طرح

www.ahnafmedia.com

دھوکہ دیتاہوں۔جبہ اور عمامہ پہن کر ایک بلند مرتبہ شیخ جیسان بھیس بناکر بڑے تزک واحتشام اور جاہ وحشم کے ساتھ مرصع تخت پر بیٹھ کر زاہد کے قریب پہنچااور تمام پہاڑ اور غار کو روشن کر دیا۔

زاہد نے اس نوراور پیرومرشد کو دیکھاتو فوراً تعظیماً کھڑا ہو گیااور بعد از سلام پوچھا کہ حضرت کون ہیں؟اور اس غریب کے یہاں کیوں تشریف لائے ہیں شیطان نے جواب دیامیں جبرائیل ہوں اور خدانے تمہارے یہاں بھیجاہے تاکہ خوشنودی کا پیغام پہنچاؤں کیونکہ تمہاری عبادت وریاضت بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئی ہے اور خدانے تم کو اپنے محبوب ولی کارتبہ بخشا۔

زاہد مرتاض بہت خوش ہوااور سجدہ شکر بجالایا کہ میری عمر بھر کی مشقت بے کار نہیں گئی اوراللہ نے میرے حال پر رحم کیاشیطان نے کہاکہ جلدی تیار ہو جاؤاور میرے ساتھ چلو آج تمہیں معراج نصیب ہو گی خدانے ارشاد فرمایاہے کہ تمہیں جلدی لے آؤں۔

جاہل نے جلد کپڑے پہنے اور شیطان نے اس کی آنکھوں پرپٹی باندھی اوراس کے چہرے کورنگ کیاگدھے پر سوار کر کے شہر کے عین وسط میں چھوڑ دیا،جہاں کے سب امیر وغریب اس جاہل مرتاض کے معتقد اور مرید تھے۔

اس کے بعد شیطان شہر کے ایک کوچے میں گیاجہاں قاضی کالڑکا شراب پی کر دوروز سے مست وخوار پڑاتھااور لوگ اس سے مضحکہ اڑارہے تھے شیطان نے قریب پہنچ کر غصہ میں کہاکہ تونے شراب کیوں پی؟خدانے اس کو حرام قرار دیاہے۔

خیر اس دفعہ خدانے تجھے بخش دیااگر آئندہ ایساجرم کرے گاتواپنے کیے کی سزاپائے گا۔قاضی کے فرزند نے جواب دیابغیر توبہ کے بخشش کیسی؟ابھی میں گناہ سے دور نہیں ہوااور توبہ نہیں کی اور تو کہتاہے کہ خدانے مجھے بخش دیاہے تو کون ہے

www.ahnafmedia.com

جو ایسے بڑے بول بولتا ہے؟

شیطان نے جواب دیا میں جبرائیل ہوں، قاضی کے فرزند نے کہا کہ تو جھوٹا ہے جبرائیل سوائے نبی کے کسی کے پاس نہیں آتے۔ تیرا مکر مجھ پہ نہیں چل سکتا تو یقینا شیطان لعنتی ہے یہ کہہ کر لاحول پڑھی شیطان گدھا بن کر وہاں سے بھاگ گیا اور اپنے چیلوں سے کہا کہ

وہ پرہیز گار جو پیرو مرشد بنا بیٹھا تھا جاہل تھا اس لیے میں اس کو تمام شہر میں ذلیل وخوار کر سکا اور قاضی کا یہ لڑکا چونکہ پڑھا لکھا تھا اس لیے میرا مکرو چکر اس پہ نہ چل سکا۔

دنیا والو! توجہ سے سنو: دل کے خلوص کے ساتھ عمل کرو شیطان تم کو علماء کی مجلس سے روکے گا۔

دینی مدارس ومساجد سے دور کرنے کی کوشش کرے گا اس کے شر سے بچنا اور اس کے پیروکار دنیا میں لاتعداد پائے جاتے ہیں جو دینی مدارس اور علماء کے خلاف اپنی زبان جیسے کے کرایہ کی ہوتی ہے استعمال کرتے ہیں۔ دینی مدارس کے ساتھ بھرپور تعاون کرو اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر زندگی بسر کرو۔ کیونکہ جب تک دینی مدارس کا وجود باقی ہے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے گی، عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ آخرت اور تمام اعمال کی حفاظت ہوتی رہے گی۔ اور اگر مدارس اور اہلیان مدارس کو ختم کر دیا گیا تو پھر نہ تو دین بچے گا اور نہ ہی دنیا۔

تمہاری ہم نے کی ہے خیر خواہی
اگر سمجھو تمہاری ہے بھلائی
ادھر دنیا میں ذلت سے بچو گے
اُدھر عقبیٰ میں دوزخ سے رہائی

www.ahnafmedia.com

پنجابی دا"وٹ"

✍......ابو بکر جتوئی، ڈیرہ غازیخان

ایک نوجوان جس کی زبان انگریزی تھی اسے شوق ہوا کہ وہ پنجابی سیکھے اور پنجابیوں سے گپ شپ کر سکے۔ اس شوق کی تکمیل کے لیے اس نے ایک گائوں کی طرف رخت سفر باندھا مختلف لوگوں سے اس کا واسطہ پڑا۔ پنجابی تو نہ سیکھ سکا۔ ہاں ایک لفظ "وٹ" اس نے سیکھا۔ پڑھیے اس کی دلچسپ روداد....ابو بکر جتوئی کے مزاحیہ قلم سے

www.ahnafmedia.com

ایک انگریز کو پنجابی سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ کسی نے اسے بتایا کہ 36 چک کے قدیم بزرگ پنجابی کی تعلیم دیتے ہیں۔

ایک دن انگریز نے بس پر سوار ہو کر 36 چک کی راہ لی۔ بس نے اسے جس جگہ اتارا 36 چک وہاں سے ایک گھنٹے کی پیدل مسافت پر تھا۔ انگریز بس سے اتر کر 36 چک کی طرف چل پڑا۔

تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ اس نے ایک کسان کو فصل کاٹ کر اس کے گٹھے بناتے دیکھا۔

انگریز نے پوچھا oh man : تم یہ کیا کرتا؟

کسان نے جواب دیا: گورا صاب! ہم فصل وٹتا۔

انگریز بولا oh man : تم crop کرنا کو what بولتا۔

انگریز آگے چل دیا۔ آگے ایک شخص وان وٹ رہا تھا۔

انگریز نے پوچھا oh man : تم یہ کیا کرتا؟

اس آدمی نے جواب دیا: گورا صاب! ہم وان وٹتا۔

انگریز بولا oh man : تم twist کرنا کو what بولتا۔

انگریز اس شخص کو چھوڑ کر آگے چلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دکاندار اداس بیٹھا ہے۔

انگریز نے پوچھا oh man : تم اداس کیوں بیٹھا؟

دکاندار بولا: گوراصاب! سویر دا کج وی نئیں وٹیا۔

انگریز بولا oh man : تم earning کو what بولتا۔

انگریز اسے چھوڑ کر کچھ اور آگے چلا تو ایک شخص کو دیکھا جو پریشانی کے عالم میں آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

انگریز نے پوچھا oh man : کیا ہوا؟

وہ شخص بولا: گوراصاب اج بڑا وٹ ہے۔

انگریز بولا oh man : تم humidity کو what بولتا۔

انگریز اسے چھوڑ کر آگے چلا۔ سامنے چودھری کا بیٹا کلف لگے کپڑے پہنے چلا آ رہا تھا۔ انگریز اس سے گلے ملنے کے لئے آگے بڑھا۔

وہ لڑکا بولا: گوراصاب! ذرا آرام نال، کپڑیاں نوں وٹ ناں پا دینا۔

انگریز بولا oh man : تم wrinkles کو what بولتا۔

کچھ آگے جا کر انگریز کو ایک شخص پریشانی کے عالم میں لوٹا پکڑے کھیتوں کی طرف بھاگتا ہوا نظر آیا۔

انگریز نے کہا oh man : ذرا بات تو سنو۔

وہ شخص بولا: گوراصاب واپس آ کر سنتا ہوں، بڑے زور کا وٹ پیا ہے۔

انگریز بولا oh man : تم loose motion کو what بولتا۔

تھوڑا آگے جانے پر انگریز کو ایک معمر بزرگ حقہ پکڑے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔

www.ahnafmedia.com

قریب آنے پر انگریز نے پوچھا oh man : یہ 36 چک کتنی دور ہے؟

وہ بولا: وٹو وٹ ٹری جاؤ، زیادہ دور نئیں ہے۔

انگریز بولا oh man : تم path کو what بولتا۔

آگے چلا تو کیا دیکھا کہ دو آدمی آپس میں بری طرح لڑ رہے ہیں۔

گورا لڑائی چھڑانے کے لئے آگے بڑھا تو ان میں سے ایک بولا: گورا صاب تسی وچ نہ آؤمیں اج ایدھے سارے وٹ کڈ دیاں گا۔

انگریز بولا oh man تم immorality کو what بولتا۔

انگریز نے لڑائی بند کرانے کی غرض سے دوسرے آدمی کو سمجھانے کی کوشش کی تو وہ بولا: او جان دیو بادشاؤ، مینوں تے آپ ایدھے تے بڑا وٹ اے۔

انگریز بولا oh man : تم mercilessness کو what بولتا۔

قریب ایک آدمی کھڑا لڑائی دیکھ رہا تھا۔

وہ بولا: گورا صاب! تسی اینوں لڑن دیو ایدھے نال پنگا لتا تے تہانوں وی وٹ کے چپیڑ کڈ مارے گا۔

انگریز بولا oh man : تم fighting کو what بولتا۔

لاچار انگریز آگے کی طرف چل دیا۔ تھوڑی دور گیا تو کیا دیکھا کہ ایک شخص گم سم بیٹھا ہے۔

انگریز نے پوچھا: یہ آدمی کس سوچ میں ڈوبا ہے؟

جواب ملا: گورا صاب! یہ بڑا میسنا ہے، یہ دڑ وٹ کے بیٹھا ہے۔

انگریز بولا oh man : تم silent کو what بولتا۔

بالآخر انگریز نے یہ کہتے ہوئے واپسی کی راہ لی:

what a comprehensive language, I cant learn it

www.ahnafmedia.com

حدیث جبرائیل علیہ السلام

✍......ترتیب وعنوانات: مفتی شبیر احمد حنفی

3 فروری 2014ء بروز پیر جامع مسجد موتی 2 بلاک سرگودھا میں استاذ مکرم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے درس حدیث دیا جس میں حدیث جبرئیل علیہ السلام کی دلنشیں پیرائے میں تشریح فرمائی۔ افادۂ عام کے لیے ہدیہ قارئین ہے۔

الحمد للہ وحدہ لا شریك له والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

(سورۃ الحشر: 7)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ سَبِيلًا». قَالَ صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيمَانِ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ

www.ahnafmedia.com

أَمَارَاتِهَا. قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟». قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ».

(المشکوٰۃ: حدیث نمبر 2)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

ام الکتاب وام السنۃ:

سورۃ الفاتحہ کا ایک نام ہے ”ام الکتاب“ اور اس حدیث جبرائیل کا نام ہے ”ام السنہ“۔ ام الکتاب کا معنی ہے ”قران کا خلاصہ“ اور ام السنہ کا معنی ہے ”احادیث کا خلاصہ“۔ سورۃ فاتحہ میں پورے قرآن کے مضامین اجمال کے ساتھ ہیں اور اس حدیث جبرائیل میں تمام احادیث کے مضامین اجمال کے ساتھ ہیں، اس لیے وہاں پہلی سورۃ ”ام الکتاب“ تھی اور یہاں پہلی حدیث ”ام السنہ“ ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں ساری بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ [آمین]

میں نے حدیث جبرائیل کا متن پورا پڑھا ہے، اس کا ترجمہ، خلاصہ اور تشریح عرض کرتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ“ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ ”إِذْ طَلَعَ رَجُلٌ“ اچانک ایک شخص آیا۔

عربی زبان میں آنے کو کہتے ہیں ”جَآءَ“ اور ”اَتیٰ“ لیکن حضرت عمر رضی

www.ahnafmedia.com

اللہ عنہ نے ”جَآءَ“ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ”طَلَعَ“، ”طَلَعَ“ کا معنی ”آنا“ نہیں ہے، ”طَلَعَ“ کا معنی ”طلوع ہونا“ ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ”جَآءَ“ نہیں فرمایا ”طَلَعَ“ کیوں فرمایا؟ اس لیے کہ آنے والا بشر نہیں تھا، آنے والا نور تھا، بشر آیا کرتا ہے، نور طلوع ہوا کرتا ہے۔ سورج کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ ”جَآءَتِ الشَّمْسُ“ سورج آیا ہے بلکہ کہتے ہیں ”طَلَعَتِ الشَّمْسُ“ سورج طلوع ہوا ہے۔ اس لیے فرمایا: ”إِذْ طَلَعَ رَجُلٌ“ ہمارے پاس اچانک ایک شخص آیا۔ اس کی حالت کیا تھی؟ ”شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ“

اس کے کپڑے نہایت سفید تھے، بال اس کے نہایت سیاہ تھے۔

”لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ“

اس پر سفر کی کوئی علامت اور نشانی نہیں تھی۔

گرد و غبار لگا ہو، بال بکھرے ہوں، کپڑے گندے ہوں، میلے کچیلے ہوں لیکن سفر کی کوئی نشانی بالکل نہ تھی۔

”وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ“

اور ہم میں سے کوئی بندہ اس کو پہنچانتا بھی نہیں تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا تعجب بتا رہے ہیں، جب دیکھتے ہیں علامت سفر کو تو کوئی علامت نہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینے کا رہنے والا ہے اور ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا نہیں ہے تو پتا چلتا ہے کہ مدینے کے باہر سے آیا ہے۔ اب شش و پنج میں ہیں کہ یہ بندہ کون ہے؟ مدینہ کا ہے یا باہر سے آنے والا ہے؟ ہم یہ بات ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ: حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گیا۔

www.ahnafmedia.com

فَأَسْنَدَ رُكْبَتَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ۔ (دوزانو ہو کر بیٹھا اور) اپنے گھٹنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ اس نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے یا اپنے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ لیے۔

محدثین نے دونوں ترجمے کیے ہیں۔ اگر اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ سائل اسی طرح بیٹھتا ہے کہ اپنے ہاتھ اپنے رانوں پر رکھ کے باادب ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور اگر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں مبارک پر رکھے ہیں تو اس کا مطلب معنی یہ تھا کہ وہ اپنی احتیاج ظاہر کرنا چاہتا ہے جیسے سائل اپنی احتیاج بتانے کے لیے کبھی اپنے ہاتھوں کو دوسرے کے گھٹنے پر رکھتا ہے۔ بہر حال انہوں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور عرض کیا: يَا مُحَمَّدُ! "یا محمد" کہا "یارسول" نہیں کہا۔ اس سوال کا جواب میں تھوڑا سا بعد میں دوں گا، سوال ذہن میں رکھ لیں۔

اسلام کیا ہے؟

پھر سوال یہ کیا: أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلاَمِ.

مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور پانچ چیزیں ارشاد فرمائیں:

اَلإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ سَبِيلًا.

اسلام یہ ہے کہ تو اپنی زبان سے کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور نماز قائم کر (یہ نہیں فرمایا وَتُصَلِّي الصَّلَاةَ، بلکہ فرمایا وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، تُصَلِّي الصَّلَاةَ کا معنی ہے نماز پڑھا کر اور تُقِيمَ الصَّلاَةَ کا معنی ہے نماز کی پابندی کیا کر)

www.ahnafmedia.com

زکوٰۃ ادا کیا کر، رمضان کا روزہ رکھا کر اور اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج ادا کرنا۔

انہوں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی چیزیں فرمائیں؟ [پانچ۔ سامعین] انہیں کہتے ہیں ”ارکان اسلام“ یعنی کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج یہ ارکان اسلام ہیں۔

حج میں استطاعت کی شرط کیوں؟

اس پر ایک سوال سمجھیں۔ میں ان شاء اللہ ساتھ ساتھ بات پوری کرتا جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ بھی پڑھنا، نماز بھی ادا کرنا، زکوٰۃ بھی دینا، روزہ بھی رکھنا اور جب حج کی باری آئی تو فرمایا ”طاقت ہو تو حج کرنا۔“ سوال یہ ہے کہ کلمہ زبان سے اس وقت پڑھے گا جب استطاعت ہو گی، استطاعت نہ ہو تو نہیں پڑھے گا۔

☼ نماز پڑھنے کی طاقت ہو گی تو پڑھے گا، نہیں ہو گی تو نہیں پڑھے گا۔

☼ زکوٰۃ کی استطاعت ہو گی تو دے گا، نہیں ہو گی تو نہیں دے گا۔

☼ روزہ کی استطاعت وطاقت ہو گی تو رکھے گا، نہیں ہو گی تو نہیں رکھے گا۔

تو کلمے، نماز، روزے، زکوٰۃ ان سب کا تعلق استطاعت سے ہے لیکن صرف حج کے متعلق کیوں فرمایا ”إِنِ اسْتَطَعْتَ سَبِيْلًا“ کہ طاقت ہو تو حج کرنا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کا تعلق انسان کی ذات سے ہے، نماز کا تعلق انسان کی ذات سے ہے، روزے کا تعلق انسان کی ذات سے ہے، زکوٰۃ کا تعلق انسان کی ذات سے ہے، حج ایسا فریضہ ہے کہ جب انسان شادی شدہ ہو تو صرف اس کی ذات سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ بیوی اور بچوں سے بھی اس کا تعلق ہوتا ہے، نماز میں اپنا مسئلہ ہوتا ہے لیکن حج پر تب جائے جب اپنے لیے زاد راہ بھی ہو اور گھر میں بیوی بچوں کے لیے

www.ahnafmedia.com

کھانے پینے کا سامان بھی ہو۔ اب اگر اپنے پاس ٹکٹ موجود ہے، مکہ مدینہ کے ہوٹل کا کرایہ موجود ہے لیکن بیوی اور بچوں کے پاس کچھ نہیں ہے، یہ وہاں جائے گا تو بیوی بچے مانگتے پھریں گے، اسی لیے فرمایا کہ حج تب کرنا جب اپنی ٹکٹ کے پیسے بھی ہوں، مکہ مدینہ کے ہوٹل کا کرایہ بھی ہو اور بیوی بچوں کا خرچہ بھی دے کر جانا۔ عموماً ہم اپنی ذات کو دیکھتے ہیں لیکن بیوی بچوں کو نہیں دیکھتے، اس لیے اپنا خرچہ ہونا بھی ضروری ہے اور گھر میں بیوی بچوں کا خرچہ ہونا بھی ضروری ہے۔

قَالَ صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ.

یہ بات سن کر اس آنے والے شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ سوال بھی خود کرتا ہے اور "صَدَقْتَ" کہہ کر تصدیق بھی کرتا ہے۔ جب سوال کرتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ اس کو مسئلے کا پتا نہیں ہے اور جب "صَدَقْتَ" کہتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مسئلے کا پتا ہے۔ ہم حیران تھے کہ کیسا آدمی ہے کہ سوال بھی کرتا ہے اور ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی کرتا ہے، ہم شش و پنج میں تھے۔

گیارہویں کی حقیقت:

"شش و پنج" کب بولتے ہیں جب بات سمجھ میں نہ آئے۔ علامہ خالد محمود صاحب فرمانے لگے کہ مجھ سے ایک آدمی نے پوچھا: گیارہویں کیا ہے؟ میں نے کہا: "شش و پنج" اس نے کہا: جی کیا مطلب؟ فرمایا: "شش" کا معنی چھ ہے اور "پنج" کا معنی پانچ ہے، شش و پنج کا معنی گیارہویں۔ کہنے لگا: جی سمجھا نہیں۔ فرمایا: جو سمجھ نہ آئے وہی تو شش و پنج ہوتی ہے۔ تو گیارہویں کیا ہے؟ شش و پنج، دینے والے کو نہیں پتا کیوں دیتے ہیں؟ کھانے والے کو بھی نہیں پتا کہ کیوں کھاتے ہیں، بس گیارہویں ہے اسے

www.ahnafmedia.com

"شش و پنج" کہتے ہیں کہ جس کا بندے کو پتا نہ ہو کہ یہ ہے کیا، اسے کہتے ہیں "گیارہویں"۔

ایمان کیا ہے؟

اس آنے والے نے فوراً دوسرا سوال کر دیا: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ۔

اللہ کے نبی بتائیں کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ. اللہ کو ماننا، اللہ کے فرشتوں کو ماننا، خدا کی آسمانی کتابوں کو ماننا، اللہ کے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور اچھی یا بری تقدیر کو ماننا۔

ایک لطیف نکتہ:

اس پہ ذرا ایک سوال سمجھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایمان کے بارے میں پوچھا تو کتنی چیزیں بیان فرمائیں؟ [چھ۔ سامعین]

(۱) اللہ کو ماننا، (۲) فرشتوں کو ماننا، (۳) رسولوں کو ماننا، (۴) کتابوں کو ماننا، (۵) قیامت کو ماننا، (۶) تقدیر کو ماننا۔

جب تقدیر کی باری آئی تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ "تُؤْمِنَ" فرمایا، پہلی پانچ چیزوں پر ایک بار "تُؤْمِنَ" فرمایا، یعنی "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔" پہلی پانچ چیزوں کے لیے ایک بار "تُؤْمِنَ" اور تقدیر کی باری آئی تو "تُؤْمِنَ" دوبارہ فرمایا، اس کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھ چیزوں کو اکٹھے ذکر فرما دیتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ توجہ رکھنا!! اللہ پر ایمان لانا آسان چیز ہے سمجھنا بھی آسان ہے، فرشتوں پر ایمان لانا یا سمجھنا بھی آسان ہے، انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا یا

www.ahnafmedia.com

سمجھنا آسان ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانا یا سمجھنا آسان ہے، قیامت کے دن پر ایمان لانا اور سمجھنا آسان چیز ہے، تقدیر ایسا مسئلہ ہے کہ جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا اس لیے اس پر "تُؤْمِنَ" دوبارہ فرمایا کہ سمجھ میں آئے تب بھی ماننا ہے اور سمجھ میں نہ آئے تب بھی ماننا ہے۔

ایمان کہتے ہی اسے ہیں کہ سمجھ میں آئے تو مانیں سمجھ میں نہ آئے تو مانیں، اس لیے "تُؤْمِنَ" دوبارہ فرمایا کہ سمجھ میں نہ آئے تب بھی ماننا ہے۔ میں ایک چھوٹی سی بات کرتا ہوں تا کہ آپ کی سمجھ میں آئے کہ تقدیر کا مسئلہ سمجھنا کتنا مشکل ہے؟! ایک آدمی کہتا ہے کہ "اللہ نے جنت اور جہنم انسان کے مقدر میں لکھ دی ہے، جب لکھ دی ہے تو نماز کی ضرورت کیا ہے؟ جنت مقدر میں لکھ دی ہے نماز پڑھے گا تب بھی جنت میں اور نماز نہ پڑھے گا تب بھی جنت میں۔ ایک آدمی کے مقدر میں اللہ نے جہنم لکھ دی ہے، تو اب یہ بندہ نماز پڑھے تب بھی جہنم میں اور نماز نہ پڑھے تب بھی جہنم میں۔ تو اب نماز پڑھنے کی ضرورت کیا ہے؟"

اسی طرح ایک بندہ کہتا ہے کہ "تقدیر میں لکھا تھا کہ فلاں بندے نے فلاں کے ہاتھوں قتل ہونا ہے، اب قاتل تو مجبور تھا کہ اس کے ہاتھوں مقتول نے قتل ہونا تھا، اب قاتل کو سزائے موت دینے کا مطلب کیا ہے؟" میں سامعین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جب آپ نے یہ سوال سننا ہے تو پریشان ہو جانا ہے۔ میں درس کے درمیان یہ باتیں اس لیے عرض کرتا رہتا ہوں کہ سننے والے کو پتا چلے کہ ہمارا کام کیا ہے؟ جو کام سب سے مشکل ہے وہ ہم نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ یہ کہنا تو بہت آسان ہے کہ تقدیر پر ایمان لاؤ لیکن یہ سمجھانا بہت مشکل ہے کہ تقدیر پر ایمان کیسے لاؤ۔

باتیں تو بہت ہیں لیکن پونے گھنٹے میں پوری بات تو نہیں کر سکتا البتہ اشارہ

www.ahnafmedia.com

کرتا ہوں۔ مجھے ایک شخص کہنے لگا کہ ”مولانا صاحب! جب مقدر میں لکھا تھا قتل ہونا، مقدر میں تھا قتل کرنا تو اس پر سزائے موت کیوں؟“ میں نے کہا: اس کو ایک سے مثال سمجھیں۔ ایک شخص روزانہ آتا اور انگور چوری کر کے لے جاتا۔ ایک دن مالک نے چوکیدار سے کہا کہ اس چور کو پکڑو۔ چوکیدار نے محنت کی اور چور کو پکڑ لیا۔ جب چور کو پکڑا تو چور کہنے لگا: دیکھو میں مسلمان آدمی ہوں، تم بھی مسلمان ہو میرے مقدر میں خدا نے یہ لکھا ہے کہ میں چوری کر کے انگور کھاؤں تو میں چوری کر کے کھا رہا ہوں، یہ میری مجبوری ہے میں خدا کے لکھے کے خلاف تو نہیں کر سکتا۔ چوکیدار سیدھا سادہ آدمی تھا اس نے اسے چھوڑ دیا۔ مالک نے پوچھا: بھئی کتنے دن ہو گئے ہیں چور نہیں پکڑا۔ چوکیدار نے کہا: جی رات میں نے پکڑ لیا تھا لیکن پھر چھوڑ دیا۔ مالک نے کہا: چھوڑ کیوں دیا؟ اس نے کہا جی چور نے دلیل اتنی اچھی دی ہے کہ اس کو پکڑنے کا جواز بنتا ہی نہیں تھا۔ مالک نے کہا اب آئے تو پھر پکڑنا۔ مالک سمجھدار تھا، صبح ایک عالم کے پاس گیا۔ اس نے کہا: مولانا ہمارے ہاں چور آیا تھا اور پڑھا لکھا چور تھا، اس نے دلیل ایسی دی کہ ہمارے چوکیدار نے اس کو چھوڑ دیا۔ مولانا صاحب نے پوچھا کہ اس چور نے کیا بات کی؟ مالک نے کہا جی اس نے یہ بات کی تھی۔ مولانا صاحب نے کہا کہ چور کو پکڑو اور پکڑ کے مجھے بتانا۔ اب چوکیدار رات بیدار رہا۔ چور آیا تو اس نے پکڑ لیا۔ جب چور کو پکڑا تو اس نے کہا جی میرا قصور نہیں ہے میں نے تو خدا کے لکھے ہوئے پر عمل کیا ہے، میں مجبور ہوں۔ مولانا صاحب کھڑے تھے، انہوں نے کہا: اس نے جس بیل سے انگور توڑے ہیں اسی بیل کے ساتھ اسے باندھو۔ باندھ دیا گیا۔ اب مولانا صاحب نے چوکیدار سے کہا: اب اسے ڈنڈے سے مارو۔ جب اس نے دو چار لگائے تو چیخا کہ مجھے چھوڑ دو۔ مولانا صاحب نے کہا: نہیں بھئی! تمہارے مقدر میں انگور کھانا بھی تھا، تمہارے مقدر میں ڈنڈے کھانا بھی تھا۔ جب تک تمہارے مقدر میں مار کھانا لکھا

www.ahnafmedia.com

ہے خان صاحب (چوکیدار) اس کو مارتے رہو، جب اللہ کہیں گے چھوڑدو پھر چھوڑ دینا۔ اس نے کہا: جی مجھے مسئلہ سمجھ میں آگیا، آئندہ میں یہاں کبھی نہیں آؤں گا۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا آسان لفظوں میں تقدیر کا مسئلہ سمجھایا ہے کہ شاید اس سے آسان لفظوں میں بات کرنا ممکن نہ ہو۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔“ لفظ یاد رکھ لیں ”تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔“ ہم سمجھتے ہیں کہ تقدیر امرِ الٰہی کا نام ہے حالانکہ یہ امرِ الٰہی کا نام نہیں بلکہ علمِ الٰہی کا نام ہے۔

توجہ رکھنا اس کا مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علم میں تھا کہ میں اس بندے کو اختیار دوں گا، یہ بندہ یوں کام کرے گا، اس لیے خدا نے لکھ دیا کہ اس بندے نے ایسے کام کرنا ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے اس کو گناہ کرنے کا پابند کیا ہے، خدا کے علم میں تھا اس نے ایسے کرنا ہے اس لیے خدا نے لکھ دیا، یہ بندہ اس لیے نہیں کرتا کہ خدا نے لکھا ہے بلکہ خدا نے اس لیے لکھا ہے کہ اللہ کے علم میں تھا کہ اس نے کرنا ہے۔ علمِ الٰہی الگ ہے اور امرِ الٰہی الگ ہے۔ اس سے آسان تعبیر نہیں ہے اس لیے اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو بھی مان لیں۔

اچھی اور بری تقدیر کا مطلب:

ایک سوال اور سمجھیں۔ تقدیر اگر اللہ کا فیصلہ ہے تو اللہ کا فیصلہ خیر ہی ہوتا ہے یا کبھی شر بھی ہوتا ہے؟ [خیر ہی ہوتا ہے۔ سامعین] ہاں ہمیشہ خیر ہوتا ہے اور ہم کیا کہتے ہیں: ” تقدیر اچھی ہو تب بھی اللہ کی طرف سے ہے اور بری ہو تب بھی اللہ کی طرف سے ہے۔“ سوال یہ ہے کہ تقدیر بری کیسے ہو سکتی ہے؟

میں یہی بات سمجھانے لگا ہوں کہ مثلاً ایک آدمی نے قتل کر دیا، اس کے

www.ahnafmedia.com

خلاف 302 کی ایف آئی آر کٹی، تھانے والوں نے گرفتار کرلیا، عدالت میں پیش کر دیا، کیس چلتا رہا، عدالت نے اس قاتل کو سزائے موت دے دی۔ یہ فیصلہ عدالت کا ٹھیک ہے یا غلط؟ [ٹھیک ہے۔ سامعین] اب اگر فیصلہ عدالت کا ٹھیک ہے تو آپ مٹھائی کا ڈبہ لو، قاتل کے باپ کو جا کر مبارکباد پیش کرو، وہ پوچھے کیوں آئے ہو؟ آپ کہیں: آپ کو مبارکباد دینے آئے ہیں کہ بالکل صحیح فیصلہ عدالت نے دے دیا ہے۔ مبارکباد دیں گے؟ [نہیں۔ سامعین] آپ تو افسوس کریں گے، حالانکہ فیصلہ ٹھیک ہے قاتل کو سزائے موت ہونی چاہیے لیکن قاتل کے باپ سے جا کر افسوس کرتے ہیں مبارکباد نہیں دیتے، اس کا مطلب کیا ہے؟ اللہ کا فیصلہ ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہے کبھی انسانوں کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اور کبھی انسانوں کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا۔ فیصلہ خدا کا ہے اگر انسان کی مرضی کے موافق ہو اسے "تقدیر خیر" کہتے ہیں، انسان کے مزاج کے مخالف ہو اسے "تقدیر شر" کہتے ہیں، فیصلہ تو ٹھیک ہے کبھی ہماری خواہش کے موافق ہوتا ہے کبھی ہماری خواہش کے مخالف ہوتا ہے اسے کہتے ہیں تقدیر خیر اور تقدیر شر۔

احسان کیا چیز ہے؟

اس آنے والے نے پوچھا: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ.

اللہ کے نبی! بتائیں احسان کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.

خدا کی عبادت یوں کر گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اگر یوں نہ کر سکے تو پھر عبادت یوں کر کہ گویا خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

www.ahnafmedia.com

عبادت کی دو قسمیں:

توجہ رکھنا گویا اب عبادت کی دو قسمیں ہیں:

☼ ایک قسم...... بندہ خدا کو دیکھے خدا بندے کو دیکھے

☼ دوسری قسم...... بندہ خدا کو نہ دیکھے صرف خدا بندے کو دیکھے

بندہ خدا کو دیکھے خدا بندے کو دیکھے اس عبادت کا نام ہے "عالم مشاہدہ والی" اور بندہ خدا کو نہ دیکھے خدا بندے کو دیکھے اس عبادت کا نام ہے "عالم غیبوبت والی" ایک دوسرے کو دیکھیں یہ "مشاہدہ" ہے ایک دیکھے دوسرا نہ دیکھے یہ "غیبوبت" ہے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور دامت برکاتہم نے لکھا ہے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں؛ ایک عبادت نبی کی ہے ایک عبادت امتی کی ہے، نبی کی عبادت یہ ہے کہ خدا نبی کو دیکھتا ہے نبی خدا کو دیکھتا ہے، امتی کی عبادت یہ ہے کہ خدا امتی کو دیکھتا ہے لیکن امتی خدا کو نہیں دیکھتا، ایک دوسرے کو دیکھیں یہ عبادت نبی کی ہے، خدا دیکھے بندہ نہ دیکھے یہ عبادت امتی کی ہے۔ اس سے اب دو مسئلے سمجھیں:

خانقاہ؛ تربیت گاہِ امتی:

آپ نے خانقاہوں یا مدرسوں میں یہ جملہ لکھا ہوا دیکھا ہے: "اے بندے! یہ احساس پیدا کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے" ایک بندے نے مجھے کہا: دیوبند والوں کے مدرسوں اور خانقاہوں میں لکھا ہوا یہ جملہ حدیث کے خلاف ہے۔ میں نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: حدیث مبارک میں ہے کہ یہ احساس پیدا کرو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ (حدیث میں لفظ "احسان" ہے نا کہ عبادت ایسے کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت نہیں تو پھر یہ احساس پیدا کرو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے، تو پہلا مرحلہ ہے کہ بندہ خدا کو دیکھے أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ) وہ بندہ مجھے کہنے لگا: تمہارے مدرسوں،

www.ahnafmedia.com

مسجدوں اور خانقاہوں میں لکھا ہوتا ہے کہ احساس پیدا کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عبادت یوں کر کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے، تو تمہاری خانقاہ کے جملے حدیث کے خلاف ہیں۔ میں نے کہا: حدیث کے خلاف نہیں ہیں، اس خانقاہ میں تربیت نبی کی نہیں ہے اس خانقاہ میں تربیت امتی کی ہے، اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے نبی نہیں آئے یہاں نماز پڑھنے کے لیے امتی آتے ہیں، امتی کی عبادت یہ ہے کہ یہ احساس پیدا کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے اور نبی کی عبادت یہ ہے کہ یہ احساس پیدا کر کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے، خانقاہوں میں لکھا ہوا یہ جملہ نبی کے لیے نہیں ہے بلکہ امتی کے لیے ہے۔

مقتول فی اللہ اور مقتول فی سبیل اللہ:

ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ ابھی میں نے "احسان" کا معنی بیان کیا، احسان کا پہلا درجہ کہ بندہ خدا کو دیکھے اور خدا بندے کو دیکھے، احسان کا دوسرا درجہ کہ خدا بندے کو دیکھے بندہ خدا کو نہ دیکھے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بندہ خدا کو دیکھے خدا بندے کو دیکھے یہ عبادت نبی کی ہے اور بندہ خدا کو نہ دیکھے خدا بندے کو دیکھے یہ عبادت امتی کی ہے۔ نبی پہ موت آتی ہے، نبی شہید ہوتے ہیں لیکن نبی نے خدا کو دیکھا ہوتا ہے، امتی شہید ہوتا ہے وہ خدا کو نہیں دیکھتا بلکہ خدا کے راستے کو دیکھتا ہے۔ جو خدا کو دیکھے اور قتل ہو جائے اسے "مقتول فی اللہ" کہتے ہیں اور جو خدا کے راستے کو دیکھے اور قتل ہو جائے اسے "مقتول فی سبیل اللہ" کہتے ہیں، نبی نے خدا کو دیکھا اور قتل ہوا یہ مقتول فی اللہ ہے شہید نے راہِ خدا کو دیکھا اور قتل ہوا یہ مقتول فی سبیل اللہ ہے۔ توجہ رکھنا!! "أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ" عبادت یوں کر کہ خدا تجھے

www.ahnafmedia.com

دیکھے تو خدا کو دیکھے، اب یہ قتل ہوا تو "مقتول فی اللہ" ہے، "فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" عبادت یوں کر کہ تجھے خدا دیکھے، اب قتل ہوا تو "مقتول فی سبیل اللہ" ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی خدا کو دیکھے خدا نبی کو دیکھے، اس نبی پر موت آئے یہ "مقتول فی اللہ" ہے، شہید خدا کو نہ دیکھے خدا شہید کو دیکھے پھر قتل ہو جائے تو یہ "مقتول فی سبیل اللہ" ہے، تو جس نے راہِ خدا کو دیکھا اور قتل ہو گیا وہ زندہ ہے تو جس نے خدا کو دیکھا اور قتل ہو گیا وہ بڑھ کے زندہ ہے۔ اس لیے لفظ یاد رکھ لو شہید مقتول فی سبیل اللہ ہے اور نبی مقتول فی اللہ ہے۔

قیامت کے بارے میں بتایئے:

پھر اس آنے والے نے سوال کیا: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ.

اللہ کے نبی! ہمیں بتائیں قیامت کب آئے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ.

اس سوال کا جواب تجھے بھی نہیں آتا اس سوال کا جواب مجھے بھی نہیں آتا۔

توجہ رکھنا اور یہ جملہ سمجھنا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اللہ کے نبی جواب نہ دیتے، اس لیے کہ جب انہوں نے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا پانچ چیزیں، پوچھا ایمان کیا ہے؟ فرمایا: چھ چیزیں، پوچھا احسان کیا ہے؟ فرمایا دو چیزیں، پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ فرماتے مجھے نہیں پتا۔ جواب تو یہی بنتا ہے کہ مجھے نہیں پتا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب کیوں دیا؟ ذرا وجہ سمجھیں: اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرماتے مجھے نہیں پتا تو کسی کے ذہن میں اشکال آ سکتا تھا کہ جب پوچھا اسلام کیا ہے؟ جواب دیا پانچ چیزیں، ایمان کیا ہے؟ فرمایا چھ چیزیں، تو اس آنے والے شخص نے کہا "صَدَقْتَ" (آپ نے سچ فرمایا) اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سوال کرنے

www.ahnafmedia.com

والے کو جواب آتا تھا لیکن پوچھ رہا تھا۔ جب سوال کیا قیامت کب آئے گی؟ تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے مجھے نہیں پتا تو کسی کے ذہن میں یہ آسکتا تھا کہ اس سوال کا جواب اس شخص کو پتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پتا، اس لیے اللہ کے نبی نے فرمایا: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جب میں نے کہا: اسلام پانچ چیزیں ہیں تو تو نے کہا: "صَدَقْتَ" میں نے کہا: ایمان چھ چیزیں ہیں، تو نے کہا: "صَدَقْتَ" تو لوگ سمجھے کہ اس کا جواب تجھے آتا ہے، لیکن قیامت کا دن کب ہے؟ یہ مجھے بھی نہیں پتا تو تجھے بھی نہیں پتا۔ اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پتا تو اس آنے والے کو پتا ہے، ایسا نہیں کہہ سکتے۔

قیامت کی علامات:

اس نے کہا: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا۔ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیں۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں بتائیں۔ فرمایا:

(1): أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا۔

فرمایا: جب وہ دور آجائے کہ باندی اپنی مالکہ کو جنے یعنی بیٹی کی حیثیت مالکہ کی بن جائے اور ماں کی حیثیت باندی کی بن جائے تو سمجھ لینا قیامت آنے لگی ہے۔

علماء نے عجیب نکتہ لکھا ہے کہ یہ کیوں فرمایا کہ جب بیٹی کی حیثیت مالکہ کی اور ماں کی حیثیت باندی کی بن جائے۔ اللہ کے نبی یہ بھی تو فرما سکتے تھے کہ جب ایسا دور آجائے کہ باپ یوں ہو جائے جیسے غلام ہے اور بیٹا یوں ہو جائے جیسے مالک ہے، اللہ کے نبی نے باپ اور بیٹے کی مثال نہیں دی بلکہ ماں اور بیٹی کی مثال دی ہے یہ سمجھانے کے لیے کہ بیٹا باہر رہتا ہے، بیٹا طاقت والا ہے، بیٹا کماتا ہے، ہو سکتا ہے زور اور طاقت کے ناز پہ باپ کو غلام بنا لے لیکن بیٹی تو گھر میں ہے، صنفِ نازک ہے، کمزور ہے، جب

www.ahnafmedia.com

ایسا دور آجائے کہ بیٹیاں کمزور ہونے کے باوجود مالکن بننے کی کوشش کریں تو سمجھو قیامت قریب آرہی ہے۔

(2): وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ.

فرمایا جب دیکھو آدمی کے پاؤں میں جوتے بھی نہیں ہیں، آدمی کے جسم پر کپڑا بھی نہیں ہے، آدمی کے پیٹ میں روٹی بھی نہیں ہے اور بکریاں چرانے والا ہے جب ایسے آدمی لمبی لمبی عمارتیں کھڑی کریں تو سمجھ لینا قیامت آرہی ہے۔

میں ایک جملہ کہتا ہوں کہ اُس دور میں یہ بات سمجھنی بڑی مشکل تھی لیکن آج کے دور میں سمجھنی بڑی آسان ہے۔ اُس دور میں سمجھنی بڑی مشکل تھی کہ بکریوں کا چرواہا جس کے پاس کھانے کے لیے روٹی نہیں ہے، پہننے کے لیے کپڑا نہیں ہے، پاؤں کے لیے جوتیاں نہیں ہیں یہ اونچی منزلیں کیسے بنائے گا؟! یہ بات سمجھنی بڑی مشکل تھی لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان ایسا تھا کہ اگر کوئی مثال نظر نہیں آرہی، سمجھنا مشکل ہو رہا ہو لیکن مان تب بھی لیا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک فرمایا ہے۔ اب اس کا معنی کیا ہے؟ میں آج کے ماحول کے اعتبار سے اس کے دو معنی بتاتا ہوں۔

پہلا معنی:

آدمی کے پاس بظاہر کپڑے بھی نہیں ہیں، پاؤں میں جوتا بھی نہیں ہے، غریب آدمی ہے اور پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر دوسروں سے بھیک مانگتا ہے صبح سے شام تک، لگتا ہے پیٹ میں بھی کچھ نہیں ہے لیکن بینک بیلنس دیکھو اس کا، تاجر سے زیادہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حق بنتا نہیں ہے لیکن مانگنا پیشہ ہے۔ جب یہ دور آئے تو سمجھیں قیامت آرہی ہے۔ آج ایسے حالات ہیں کہ نہیں؟ [ہیں۔ سامعین] پاؤں سے ننگا ہوگا، کپڑے پھٹے ہوں گے اور اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھا ہوگا کہ صبح سے بھوکا ہوں ابھی تک

www.ahnafmedia.com

کھانا نہیں کھایا، بچے بھی بھوک سے مر رہے ہیں، دس روپے دے دو۔ اس کو تیس بندے سو روپے دیں تو تین ہزار بنتے ہیں ایک دن کے، تین ہزار ہوں تو مہینے کے نوے ہزار بنتے ہیں۔ بجلی کا بل بھی نہیں دیتا، دکان کا کرایہ بھی نہیں دیتا، سامان خرید کر بھی نہیں لاتا، اب اس بندے کو نوے ہزار مہینے کا مل جائے تو آپ دیکھیں سال کے بعد اس کے اکاونٹ میں دس ساڑھے دس لاکھ روپیہ نکلتا ہے۔ یہ بلڈنگ تو بنا سکتا ہے نا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سمجھائی۔ اُس دور میں اگرچہ سمجھ میں نہیں آتی تھی لیکن صحابہ رضی اللہ عنھم نے پھر بھی مان لی ہے۔

دوسرا معنیٰ:

دوسرا مطلب میں آج کے دور میں یوں پیش کرتا ہوں کہ آدمی ہوتا قوم کا چرواہا ہے، قوم کا گھٹیا ہے، دیہات میں رہتا تھا لوگ اس کی قوم کو جانتے تھے، شہر میں آیا، بزنس بدل گیا، اب قوم بھی بدل گئی۔ میں مثال نہیں دیتا کہ اگر مثال فٹ آگئی تو آپ نے کہنا ہے کہ مولوی صاحب نے اے ساڈے بارے وچ آکھیا اے (مولانا صاحب نے ہمارے بارے میں کہا ہے) ایسا ہو سکتا ہے نا؟ [جی۔ سامعین]

مثال فٹ آگئی:

ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ ہماری ہمشیرہ نے خواب دیکھا ہے، آپ تعبیر بتائیں۔ میں نے اس کو تعبیر بتائی کہ تمہارے خاندان کا قریبی آدمی گورنمنٹ کا ملازم ہے اور سرکاری مال کھاتا ہے اسے کہو کہ توبہ کرے۔ جب وہ لڑکا گھر تعبیر لے کر گیا۔ اسی وقت گھر سے بڑے بھائی کا فون آیا: ”مولوی صاحب اساڈی تساڈی کیڑی لڑائی اے؟! (مولانا صاحب! ہماری اور آپ کی کیا لڑائی ہے) میں نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: بہن نے کہا ہے کہ مولانا صاحب نے آپ کے بارے میں بتایا ہے۔ میں نے کہا: مجھے

www.ahnafmedia.com

پتاہی نہیں کہ آپ سرکاری ملازم ہیں، اس نے خواب دیکھی میں نے تعبیر بتائی، فِٹ آپ پر آئی ہے تو میرا کیا قصور ہے۔

اس لیے میں مثالیں نہیں دیتا کہ اگر فٹ آجائیں تو کہیں گے کہ مولانا صاحب نے تقریر ہمارے خلاف کی ہے، کسی نے کان بھرے ہوں گے کہ یہ بات ضرور کریں حالانکہ بندے کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ میں صرف اتنی بات سمجھا دیتا ہوں کہ گاؤں میں تھا تو قوم اور تھی، شہر میں آیا تو قوم اور ہے، فقیر تھا تو قوم اور تھی، پیسے ملے تو قوم اور ہے۔ تو جب دولت کی بنیاد پر قومیں بدلی جانے لگیں تو سمجھو قیامت آرہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا. جب یہ سوال وجواب ہوئے وہ آدمی چلا گیا تو میں کچھ عرصہ اسی سوچ میں رہا کہ یہ آدمی کون ہو گا؟ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند دن بعد فرمانے لگے: يَا عُمَرُ اَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا نہیں تھا کہ یہ سوال کرنے والا کون ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سنو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض نہیں کیا کہ "حضور! مجھے نہیں پتا کہ سوال کرنے والا کون تھا۔" بلکہ یہ کہا: "اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ." اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔

اس سے ہم نے ایک مسئلہ سمجھنا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمادیتے کہ مجھے نہیں پتا تو اس سے یہ تو پتا چلتا کہ حضرت عمر کو نہیں پتا لیکن اس جواب سے یہ پتا نہ چلتا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا ہے یا نہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سائل کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے نہیں پتا۔ اس سوال سے حضرت عمر کی لاعلمی تو ثابت ہوتی لیکن حضور پاک صلی اللہ

www.ahnafmedia.com

علیہ وسلم کا علم ثابت نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عمر نے ایسا جملہ بولا جس سے اپنی لاعلمی بھی ثابت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بھی مانا کہ "حضور! آپ کو تو پتا ہے مجھے پتا نہیں تو کیا ہوا" حضرت عمر نے ادب بتایا کہ بڑا جب بات پوچھے تو یوں کہنا چاہیے کہ "آپ فرمادیں، آپ بہتر سمجھتے ہیں۔"

اس سے ایک اور بات سمجھیں کہ حضور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کیوں فرمائی؟ اس پر میں ایک مثال دیتا ہوں پھر بات سمجھاتا ہوں۔

مثال:

سکول میں چھٹی ہے، آپ مارکیٹ جانے لگے ہیں، بیٹا کہتا ہے کہ میں نے بھی ساتھ جانا ہے، ابو جی! شاپنگ میں نے بھی کرنی ہے۔ آپ بیٹے سے پوچھتے ہیں: جیب میں کچھ پیسے بھی ہیں؟ وہ یہ نہیں کہتا کہ میری جیب میں پیسے نہیں ہیں، کیوں؟ اگر وہ یہ کہہ دے میرے پاس پیسے نہیں ہیں، آپ کہیں گے کہ بیٹا پھر تو شاپنگ کیسے کرے گا؟ اب لمبا سوال وجواب چلے گا۔ بیٹا یہ نہیں کہتا کہ میری جیب میں پیسے نہیں ہیں، وہ باپ کی جیب پہ ہاتھ رکھ دیتا ہے کہ ابو! میری جیب میں نہیں تو کیا ہوا آپ کی جیب میں تو ہیں ناں! آپ کی جیب میں نہ ہوتے تو پھر مسئلہ تھا میری جیب میں نہ ہوں کیا فرق پڑتا ہے؟! اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بچہ بتانا چاہتا ہے کہ میری جیب میں ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا آپ کی جیب میں ہوں تو ہم شاپنگ کرلیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: عمر جانتے ہو سائل کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے نہیں پتا بلکہ آپ نے کہا: حضور! آپ کو تو پتا ہے ناں، (ہمیں پتا نہ ہو تو کیا فرق پڑتا ہے، مسئلہ تب ہو جب آپ کو پتا نہ ہو، ہمیں پتا نہیں ہے تو ہم آپ سے پوچھ لیں گے) حضور اکرم صلی

www.ahnafmedia.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ۔

یہ جبریل تھے، تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہارا دین تمہیں سکھائیں۔
الفاظِ نبوت پہ غور کرنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کس کے پاس آتے تھے؟ [حضور پاک کے پاس، سامعین] حضور کیا فرمارہے ہیں "أَتَاكُمْ" تمہارے پاس آئے ہیں۔

میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ اسٹیج پر مولانا اعلان کرتے ہیں: "یہ مولانا صاحب تمہارے لیے آئے ہیں، ہم نے تمہارے لیے بلایا ہے، اب تم بات نہیں سنتے تو کون سنے گا؟ ہم نے آپ کے لیے ہی بلایا ہے۔" اللہ کے نبی سمجھا نا چاہ رہے ہیں:
اِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ۔ اے عمر! یہ جبریل تھے، آئے بیشک میرے پاس ہیں لیکن آئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ہیں۔ تمہارے پاس کیوں آئے ہیں؟ "يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ" مجھے سکھانے کے لیے نہیں بلکہ تمہیں سکھانے کے لیے آئے ہیں۔

کیونکہ جبریل معلمِ مصطفی نہیں ہوتا، دنیا میں نبی کا اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی استاذ نہیں ہوتا، نبی کا استاذ خدا ہوتا ہے، جبریل استاذ نہیں۔ جبریل درمیان میں واسطہ ہوتا ہے، اگر جبریل کو استاذ مان لو گے تو استاذ کا مقام بڑھ جائے گا، شاگرد کا کم ہو جائے گا لیکن نبی کا مقام جبریل کے مقام سے بڑھ کر ہے، اس لیے فرمایا: "يُعَلِّمُكُمْ" یہ تمہیں سکھانے کے لیے آیا ہے، مجھے سکھانے کے لیے نہیں آیا۔

اس کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے استاذ سبق پڑھاتا ہے، شاگرد سبق پڑھ رہے ہیں، استاذ ایک بندے کو کہتا ہے: یہ کتاب لو اور اس طالب علم کو دے دو، کوئی بندہ یہ نہیں کہتا کہ درمیان والے استاذ ہیں بلکہ یہی کہتا ہے کہ استاذ یہ ہیں شاگرد یہ ہے اور یہ درمیان میں واسطہ ہے۔ بالکل اسی طرح خدا استاذ ہے، مصطفی شاگرد ہے اور جبریل درمیان میں واسطہ ہے۔ پھر فرمایا: "دِينَكُمْ" تمہارا دین، یہ نہیں فرمایا:

www.ahnafmedia.com

"دِیۡنِ" میرا دین...اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات سمجھائی ہے ذرا توجہ سے سمجھنا۔ قرآن مجید کو دیکھیں۔ دو موقعوں پر اللہ نے عجیب لفظ استعمال فرمایا لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ○ اصل میں تھا: "وَلِیَ دِیۡنِیۡ" اے مشرکین مکہ! تمہارا دین تمہارے لیے، میرا دین میرے لیے، مکہ میں خدا نے دین کی نسبت حضور پاک کی طرف کی ہے۔ مدینہ منورہ میں فرمایا: اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ اب یہ دین کی نسبت اللہ نے صحابہ کی طرف کی ہے، آخر فرق کیا ہے؟ مکہ میں دین کی نسبت حضور کی طرف ہے، مدینہ میں دین کی نسبت صحابہ کی طرف ہے یہ بتانے کے لیے کہ جب دین شروع ہوا تو "دینِ محمد" ہے اور جب دین مکمل ہوا تو یہ دین "دینِ صحابہ" ہے۔ دین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملے گا تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے ملے گا، ان کو درمیان سے نکال دو تو دین محمد مل ہی نہیں سکتا۔ اس لیے فرمایا: یُعَلِّمُکُمۡ دِیۡنَکُمۡ جبریل آیا بھی تمہارے لیے ہے، سکھایا بھی تمہیں ہے اور یہ دین بھی تمہارا ہے۔ میں جا رہا ہوں، اب تم نے دین کی حفاظت کرنی ہے۔

اس حدیث کا نام ہے "حدیث جبرائیل" ذرا خلاصہ سنیں۔ یہ حدیث پورے دین کا خلاصہ ہے، اسے "ام السنہ" بھی کہتے ہیں۔ دین نام ہے کچھ چیزوں کا:

(۱) ایمانیات، (۲) اسلامیات، (۳) احسانات۔

میں اور آسان کرتا ہوں: (۱) عقائد، (۲) مسائل، (۳) تصوف۔

ان تین چیزوں کا نام "دین" ہے۔

آپ کہیں گے جی کیوں؟ میں کہتا ہوں: انسان میں تین چیزیں ہیں۔

انسان کا جسم ہے، جسم میں دل ہے، دل میں کیفیت ہے۔ جس کا تعلق انسان کے جسم سے ہے اسے "اسلام" کہتے ہیں، جس کا تعلق انسان کے دل سے ہے اسے

www.ahnafmedia.com

"ایمان" کہتے ہیں، جس کا تعلق دل کی کیفیت سے اسے "احسان" کہتے ہیں۔ پہلے سوال اسلام کے بارے میں تھا جو ظاہرِ بدن سے ہے، پھر سوال ایمان کے بارے میں تھا جو قلبِ بدن سے ہے، پھر تصوف کے بارے میں تھا جو انسان کی قلبی کیفیات سے ہے۔

تو دین نام ہے تین چیزوں کا:

☼ "عقائد" اسے ایمان کہتے ہیں

☼ "مسائل" اسے اسلام کہتے ہیں

☼ "اخلاق" اسے احسان کہتے ہیں

اگر کسی نے ایمان پڑھنا ہو یعنی عقیدہ یہ ملتا ہے "متکلم" سے۔

اگر مسائل پوچھنے ہوں یہ ملتے ہیں "فقیہ" اور "مفتی" سے۔

اگر کسی نے احسان یعنی تصوف سیکھنا ہو تو یہ ملتا ہے "شیخ طریقت" سے۔

☼ جس علم میں عقیدہ ہو اسے "علم کلام" کہتے ہیں۔

☼ جس میں مسائل ہوں اسے "علم فقہ" کہتے ہیں۔

☼ جس میں اخلاق ہوں اسے "علم تصوف" کہتے ہیں۔

پتا یہ چلا کہ دین مین تین چیزیں ہیں:

☆علم الکلام یہ عقیدہ ہے ☆ علم المسائل یہ فقہ ہے ☆ علم الاخلاق یہ تصوف ہے۔

آپ حیران ہوں گے دیوبند کے پاس "متکلم" بھی ہیں، دیوبند کے پاس "فقیہ" بھی ہیں، دیوبند کے پاس خانقاہ وطریقت کے "شیخ" بھی ہیں۔ عقیدہ چاہیے "علم الکلام" بھی ہے، مسائل چاہییں "علم الفقہ" بھی ہے، طریقت چاہیے "علم التصوف" بھی ہے۔ یہ سب کچھ دیوبند والوں کے پاس موجود ہے تو بتاؤ پھر دائیں بائیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ جرات سے کہا کریں کہ ہم دیوبندی ہیں، اس میں جھجکنا نہیں چاہیے۔ جب کسی سے اس کی قوم کے بارے میں پوچھیں کہ آپ کون

www.ahnafmedia.com

ہیں تو کہتے ہیں: گوندل، آپ کون ہیں: میں شیخ، آپ کون ہیں: میں ارائیں، آپ کون ہیں: وٹو، یہ ساری قومیں بتاتے جارہے ہیں اور جب مسلک کی باری آتی ہے تو کہتے ہیں: ناں ناں دیوبند نہ کہنا، عجیب بات ہے!! شیخ الہند دیوبند، مولانا تھانوی دیوبند، حضرت مدنی دیوبند، عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبند، شیخ زکریا دیوبند، قاری طیب دیوبند، مفتی محمود دیوبند، حضرت مولانا الیاس دیوبند، اب تک تجھے جو کچھ ملا وہ دیوبند سے ہے، مسجد دیوبند کی، مقتدی دیوبند کا، مفتی دیوبند کا، خطیب دیوبند کا، بعض لوگ مجھے کہتے ہیں: ہماری مسجد میں یہ دیوبند نہ کہنا، تو میں کہتا ہوں پھر کسی اور کو بلاؤ، بات ٹھیک ہے کہ غلط ہے؟ [ٹھیک ہے۔ سامعین] یہ مسجد کس کی ہے؟ دیوبند کی۔ میں نے کسی کو برا کہا؟ [نہیں۔ سامعین] اپنی بات تو کہہ سکتا ہوں۔ ہم اپنے مسلک کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اس لیے قوم برباد ہوتی ہے کہ ہم نہ اپنے عقائد بتاتے ہیں، نہ اپنے اکابر بتاتے ہیں، نہ مسائل بتاتے ہیں اس لیے لوگ تنقیدی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ شائد اس میں کمی ہے، بحمد اللہ دیوبند میں کمی نہیں ہے۔

تو اس حدیث کا نام ہے "حدیث جبرائیل" اسلام کتنی چیزوں کا خلاصہ ہے؟ تین چیزوں کا (۱) ایمان (۲) اسلام (۳) احسان۔

ایمان یہ "عقائد" ہیں۔

اسلام یہ "مسائل" ہیں۔

احسان یہ "اخلاق" ہیں۔

ہم تینوں کو مانتے ہیں۔ اگر ان تینوں کو مان لیا جائے تو قیامت میں اچھا بدلہ ہے اور اگر نہ مانیں تو پھر برا بدلہ ہے۔ یہ پورے دین کا خلاصہ تھا جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پورے دین ک پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

www.ahnafmedia.com

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ

......حافظ سمیع اللہ طاہر

شہر شیخوپورہ کے معروف دینی ادارہ جامعہ فاروقیہ کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث مولانا محمد عالم رحمہ اللہ کی وفات کی خبر پوری دنیا میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ سُنی گئی۔ حضرت مولانا محمد عالم کا تعلق ان علماء حق سے ہیں جو کہ تمام زندگی (قال اللہ و قال الرسول) کی صدا بلند کرتے اور لاکھوں لوگوں کو شرک و بدعت اور ضلالت و گمراہی کے گڑھوں سے نکال کر ان کے دلوں میں توحید الٰہی اور عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمعیں روشن کر کے ان کے ایمان کی حفاظت اور جنت کی طرف راہنمائی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ آپ کی خوبصورت، باوقار اور ایمان افروز شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ ایک کامیاب مدرس۔ بہترین خطیب، ذہانت و فطانت، حاضر جوابی اور نفاستِ طبع کے حسین مرقع تھے۔

آپ نے کم و بیش چالیس سال جامعہ فارقیہ شیخوپورہ میں درس و تدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تمام مسالک کے لوگوں کے ہاں انتہائی قابلا حترام تھے۔ جس کی وجہ سے سب مسلمان آپ سے بڑی محبت و دلی عقیدت کے ساتھ آپ کے خطبات جمعۃ المبارک و مجلس ذکر کے اجتماعات میں آتے۔

کسی کو کیا معلوم تھا کہ سرزمین بالاکوٹ کے ایک گاؤں میں 1933ء میں پیدا ہونے والا بچہ بڑا ہو کر علم و عرفان کا پیکر بنے گا۔ آپ کے والد نے اپنے بیٹے محمد عالم کے خواہش پر ان کو (قال اللہ و قال الرسول) کی تعلیم کیے لیے وقف کر دیا۔ آپ کے والد صاحب نے اپنے لخت جگر محمد عالم کو دین اسلام کی سربلندی اور بقاء کے لئے قربان کر دیا۔

www.ahnafmedia.com

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں کلسی سے کیا اور مزید تعلیم کے لئے بالا کوٹ شہر ایبٹ آباد کا رخ کیا۔ بعد ازاں روالپنڈی رتہ کے مقام پر فاضل دارالعلوم دیوبند (انڈیا) مولانا عبداللطیف صاحبؒ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کی۔ تکمیل علم کے غرض سے ملک کی معروف ومشہور دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کا رخ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے مولانا مفتی حسنؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہورؒ، مولانا رسول خانؒ، مولانا ادریس کاندھلویؒ اور مولانا عبید اللہ صاحب تھے۔ آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے 1957ء میں سند فراغت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد روحانی تربیت کے لیے شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت لاہوریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپؒ سے حضرت لاہوریؒ اپنے بیٹوں کی طرح پیار کرتے۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حکم پر 1958ء کو شیخوپورہ کے ایک گاؤں واقع ملیاں کلاں میں امامت و خطابت کے لئے تشریف لائے۔ چہار اطراف ظلم و جہالت کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ لوگوں کے اندر دین نام صرف باقی تھا۔

حضرت جیؒ نے گاؤں ملیاں کلاں کی ایک مسجد سے تعلیم و تربیت کا آغاز کیا۔ حضرت جیؒ کا کہنا تھا کہ لوگوں کو وہاں کلمہ طیبہ کے الفاظ تک نہیں آتے تھے۔ میں اذان پڑھتا، اقامت کہتا اور خود ہی نماز پڑھاتا۔ میرا وہاں دل نہیں لگ رہا تھا۔ تو میں حضرت لاہوریؒ، کی خدمت میں شیر اں والہ گیٹ جا پہنچا، گاؤں کے لوگوں کا حال احوال بتایا اور مشورہ طلب کیا۔

حضرت لاہوریؒ نے دلاسہ دیا اور مجھے یہ کہ کر روانہ کر دیا کہ محمد عالم اللہ تعالیٰ آپ سے نفع لیں گئے حضرت لاہوریؒ کی بات سن کر میں نے سامان سفر باندھا۔ پھر اسی گاؤں میں آکر ڈیرہ لگالیا۔

وہاں لوگوں کو روزانہ درس قرآن دیتے۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ و حفظ

www.ahnafmedia.com

پڑھاتے۔ تعلیم و تربیت کا کام خوب دل جمعی سے کیا۔ کہ سب لوگ نمازی بن گے۔ 1958ء میں آپ کی شادی ہوئی۔1964ء میں مدرسہ حنفیہ ضیاء السلام کی بنیاد رکھی۔ وہاں عرصہ 25 سال محنت فرمائی۔ مسافر طلباء کے قیام و طعام کا خود بندوبست کرتے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ طالبوں علموں کے لیے کھانا اپنے ہاتھوں سے تیار کرتیں اور اللہ تعالی کے مہمانوں کو کھلا کر خوشی و اطمینان قلب محسوس کرتیں۔

آخر کار دین اسلام کی تعلیم کو مزید آگے بڑھانے کی طلب بڑھی۔ تو شیخوپورہ شہر میں 1974ء میں مولانا عبداللہ درخواستیؒ نے جامعہ فاروقیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ موجودہ جامعہ ایک چھوٹے سے کمرے سے ابتداء ہوئی۔ جہاں چند طلباء زیر تعلیم تھے۔ بڑھتی ہوئی طلباء کی تعداد کے پیش نظر جامعہ کی توسیع کا سلسلہ جاری ہوا۔ آپ شہرت اور سرکاری منصب کو پسند نہیں فرماتے تھے آپ نے مسجد و مدرسہ اور ممبر محراب کو ہر چیز پر ترجیح دی۔

لاکھوں لوگ دینی خدامات کی وجہ سے آپ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ آپ میں خدمت خلق کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ غریب و مستحق افراد اور طلبہ کی ہر ممکن مدد کرتے مخلوق خُدا کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے۔ اور اُن کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتے۔ آپؒ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی تمام زندگی دعوت دین، درس و تدریس، قیام امن کے فروغ میں گزری۔

22 جولائی 2014 کو اپنے 3 بیٹوں مولانا محمد طاہر عالم، قاری محمد زاہد عالم، مولانا محمد طیب عالم ایک بیٹی زوجہ مولانا عبدالمنان سمیت ہزاروں شاگردوں اور لاکھوں عقیدت مندوں کو روتا ہوا چھوڑ کر 81 سال دو ماہ کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ مولانا طاہر عالم نے جامعہ فاروقیہ کی وسیع گراؤنڈ میں پڑھائی۔ ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں جامعہ کے احاطہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

www.ahnafmedia.com

نجات نامہ

✍......ام حمزہ سرگودھا

الودود

جو شخص ایک ہزار مرتبہ یاودود پڑھ کر کھانے پر دم کرے گا اور بیوی کے ساتھ بیٹ کر وہ کھانا کھائے گا تو ان شاء اللہ میاں بیوی کا جھگڑا ختم ہو جائے گا اور باہمی محبت پیدا ہو جائے گی۔

المجید

جو شخص کسی موذی مرض میں گرفتار ہو وہ 13،14 15، تاریخ کے روزے رکھے اور افطار کے بعد بکثرت پڑھا کرے اور پانی پر دم کر کے پیا کرے ان شاء اللہ وہ مرض دور ہو جائے۔

الباعث

جو شخص روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک ایک سو ایک بار یاباعث پڑھا کرے تو ان شاء اللہ اس کا دل علم و حکمت سے زندہ ہو جائے گا۔

الشھید

جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہات رکھ کر اکیس مرتبہ یاشہید پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ فرمانبردار ہو جائے گی۔

الحق

جو شخص چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر الحق لکھ کر سحر کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرے ان شاء اللہ گم شدہ شخص یاساماان مل جائے گا اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔

www.ahnafmedia.com

الوکیل

جو شخص کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت بکثرت یاوکیل کاورد کرے اور اس اسم کو اپناوکیل بنالے گاوہ ان شاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

القوی

جو شخص واقعی مظلوم ہو وہ اس ظالم دشمن کو دفع کرنے کی نیت سے بکثرت پڑھے ان شاء اللہ اس سے محفوظ رہے گا، بے محل اور ناحق یہ عمل ہرگز نہ کرے۔

المتین

جس عورت کے دودھ نہ اس کو المتین کاغذ پر لکھ کر دھو کر پلائیں انشاء اللہ خوب دودھ ہو گا۔

الولی

جو شخص اپنی بیوی کی عادتوں، خصلتوں سے خوش نہ ہو وہ جب اس کے سامنے جائے اس اسم کو پڑھا کرے ان شاء اللہ نیک خصلت ہو جائے گی۔

الحمید

جو شخص 45 دن تک متواتر 93 مرتبہ تنہائی میں یاحمید پڑھا کرے گا اس کی تمام بری خصلتیں اور عادتیں ان شاء اللہ دور ہو جائیں گی۔

المحصی

جو شخص روٹی کے بیس ٹکڑوں پر روزانہ بیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے اور کھائے تو ان شاء اللہ مخلوق اس کے لیے مسخر ہو جائے گی۔

المبدی

جو شخص صبح سحری کے وقت حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر 99 مرتبہ یامبدی پڑھے گا ان شاء اللہ نہ اس کا حمل گرے گا نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہو گا۔

www.ahnafmedia.com

شکایت کیسے درج کرائی جائے!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہنامہ بنات اہلسنت ہر انگریزی ماہ کی 2 تاریخ تک آپ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی آپ تک پہنچنے میں تاخیر ہو جائے یا بالکل ہی نہ مل پائے تو آپ ہمیں اپنی شکایت درج کرائیں ان شاء اللہ آپ کی شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

طریقہ: نام۔۔۔۔رسید نمبر۔۔۔۔خریداری نمبر۔۔۔۔۔۔ایجنسی نمبر۔۔ایڈریس۔۔۔۔۔ تعداد رسالہ۔۔۔۔۔بابت ماہ۔۔۔۔۔کا رسالہ نہیں ملا۔

وضاحت:

[رسید نمبر] جب آپ نے رسالہ بک کرایا تھا اور رقم ادا کی تھی تو آپ کو دفتر کی جانب سے ایک رسید دی جاتی ہے۔ جس پر آپ کا نام اور علاقہ وغیرہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

[خریداری نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو رسالہ بھیجتا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ خریداری نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

[ایجنسی نمبر] سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کو زیادہ تعداد میں رسالہ بھیجا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ ایجنسی نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مثلا: محمد عبد اللہ، رسید نمبر 234، خریداری 456، مکان نمبر 32، رانا اسٹریٹ، ڈاکخانہ حویلیاں، ہری پور، عدد 1، مارچ 2014۔

ہمیں خط لکھیں یا میسج کریں اور ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

خط لکھنے کے لیے: دفتر رسائل وجرائد مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا

ای میل ایڈریس: mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے: 03326311808

www.ahnafmedia.com

رقم بھیجنے کا طریقہ کار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیجے جارہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے ادا شدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ (ادارہ)

بذریعہ منی آرڈر:

دفتر رسائل و جرائد [ماہنامہ بنات اہل السنت] مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: منی آرڈر سلپ پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کا نام ضرور لکھیں اور اگر نیا رسالہ جاری کرانا ہے تو ساتھ بریکٹ میں (جدید) لکھیں اور اگر سابقہ بل ادا کرنا ہے تو بریکٹ میں (تجدید) اور اپنا خریداری نمبر لکھیں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ:

میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے:

03326311808

www.ahnafmedia.com

[بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بنئے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سبسکرپشن کیجیے]

ممبر شپ کا طریقہ

نام:........................ ولدیت:........................

رابطہ نمبر:........................ ای میل:........................

بینک ڈرافٹ یا منی آرڈر نمبر (لازمی):........................

بینک کا نام:........................ رقم جمع کرانے کی تاریخ:........................

مکمل ایڈریس : ....

مکان / فلیٹ / دکان / دفتر نمبر،ڈاکخانہ، تحصیل، ضلع اور صوبہ واضح لکھیں:

نوٹ: فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فِل اَپ کر کے سرکولیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام درج ذیل پتے پر ارسال کریں۔ یا بینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوا دیں۔

پتہ: دفتر رسائل وجرائد (بنات اہلسنت) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پتہ پر کریں۔

بذریعہ بینک ڈرافٹ: میزان بینک سرگودھا بنام محمد الیاس 14010100725862

نوٹ: اپنا مکمل نام و پتہ، بینک ڈرافٹ نمبر لازمی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یا ای میل ✉ ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین بھیجنے اور شکایات کے لیے: mag@ahnafmedia.com

فون ☎: 03326311808

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
دارالایمان	کراچی	03342028787
مولانا محمد ارشد ندیم	احمد پور سیال	03003564987
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبداللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبداللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
محمد رئیس	ٹانک	03319143483
مولانا خالد زبیر	فیصل آباد، لاہور	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
ضیاء الرحمٰن	واں بھچراں	03363725900
حبیب الرحمن نقشبندی	ننکانہ صاحب	03084552004
محمد کلیم اللہ	ڈیرہ غازی خان	0331-6704041
قاضی اسرائیل گرنگی	مانسہرہ	03023501755
طارق حسین	پشاور	03219192406
مولانا امان اللہ حنفی	سرگودھا	03067800751
مولانا محمد اختر	کبیر والا	03336228425
ذوالقرنین	ڈیرہ اسماعیل خان	03343682508

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com